www.novelsclubb.com
آہنگِ خوابیدہ
از عریضہ بتول
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

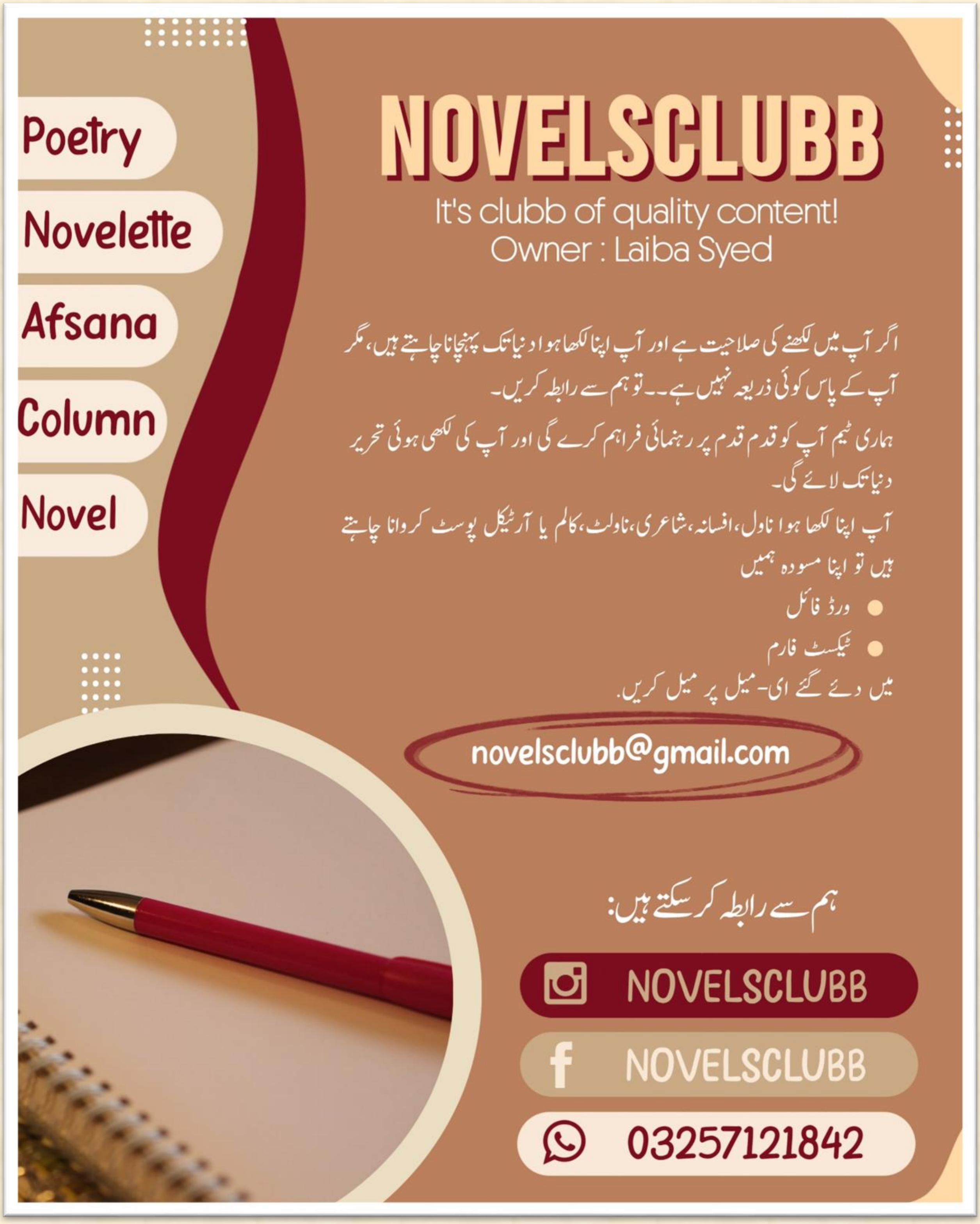

Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

آھنگِ خوابیدہ
ازقلم
عریضہ بتول

ناول "آہنگِ خوابیدہ" کے تمام جملہ حق لکھاری "عریضہ بتول" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔ "ناولز کلب" کاپی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

آہنگِ خوابیدہ

از قلم عرئضہ بتول

قسط نمبر: 11

زندگی صرف لمحوں کا نام نہیں،

یہ وہ خاموش آندھی ہے جو ہمارے رشتوں کے بندھن کو پرکھتی ہے،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ دھوپ اور سایہ ہے جو ایک ساتھ چلتا ہے،

وہ طاقت ہے جو کبھی کسی کی روح توڑ دیتی ہے اور کبھی سنبھال لیتی ہے۔

دوستی اور محبت، رشتے اور خون کے بندھن،

یہ سب زندگی کے آئینے ہیں—

کبھی مٹھاس، کبھی تلخی کے عکس دکھاتے ہیں،

،کبھی وہی رشتے، جو جڑ سے باندھتے ہیں

بچوں کی معصوم دنیا پر زخم چھوڑ جاتے ہیں۔

،ماضی، صرف وقت کا پہیہ نہیں

،سایہ ہے جو آج کی ہر خوشی پر چھا جاتا ہے

،بدترین ماضی آنے والی نسل کی تباہی ثابت ہوتی ہے

،اور چھوٹی چھوٹی چیخیں، آنکھوں میں چھپا خوف

ہم سن نہ سکیں تو بھی ان کے دل میں تلخی کا عکس چھوڑ جاتی ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

،یہ زخم، یہ بھولے ہوئے درد، یہ یادیں

،سب کم سن بچوں کی شخصیت میں ایک کہانی رقم کر دیتے ہیں

،ایک چھوٹی معصوم روح، جو ہر لمحہ دنیا کی شدت کو محسوس کرتی ہے

ہر آہ، ہر رونا، ہر ہلکی مسکان میں زندگی کا عکس دیکھتی ہے۔

،پھر بھی زندگی، رحمت ہے

،امید کی روشنی ہے

زندگی کے ہر درد میں سبق چھپا ہے، ہر آزمائش میں سبق کی چھاپ۔

ہم اپنے خون، اپنے رشتوں، اور ماضی کے زخموں کے آئینے میں

،اپنی اصلیت ڈھونڈتے ہیں

اور بچے کی ہنسی میں، اس کی چھوٹی خوشیوں میں

ہم دوبارہ زندگی کے رنگ دیکھتے ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

،زندگی، تلخ ہے، کڑوی ہے

،طاقتور ہے اور رحم دل بھی

،ہر رشتے، ہر بچے کی آنکھ، ہر زخم اور ہر امید میں موجود ہے

،اور ہم، جو اس کے سائے میں پلتے ہیں

،ہمیں سیکھنا ہے کہ درد بھی پیار کا حصہ ہے

،اور ہر رشتہ، ہر آزمائش، ہر ماضی

آخر کار ہمیں زندگی کی اصل تصویر دکھاتا ہے۔

-

تھینک یو!"رسمی سی مسکراہٹ لبوں پر سجائے اس کی سمت دیکھتے یہاں چھوڑنے کے لیے" شکریہ ادا کیا۔ شہدرنگ آنکھیں سوجی ہوئی تھیں اور مقابل کی نظروں سے اس کی آنکھوں کی تھکن منفی نہیں رہ سکی تھی۔

میں ویٹ کررہاہوں آپ مل کر آجائیں جس سے بھی ملنے آئیں ہیں، میں پھر آپ کو ڈراپ" کردوں گا۔"اپنی ہلکی بھوری آنکھوں سے اس کی شہدرنگ آنکھوں میں دیکھتے اس کے شکریہ کا کوئی جواب دیے بنا ہی بولا۔

"نہیں پلیز،اس کی کوئی ضرورت نے ہے، تم جا سکتے ہو، میں چلی جاؤں گی۔۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بحث نہیں کریں ایشین بیوٹی! میں نے کہہ دیا مطلب کہہ دیا جائیں۔"چشمہ واپس آنکھوں پر پہنتا بیٹھنے کے سے انداز میں گاڑی کے بونٹ سے ٹیک لگا گیا۔ شکر ہے اپنی گارڈز کی فوج وہیں چھوڑ آیا تھا، اس طرح بونٹ سے اسے باہر کھڑے ٹیک لگائے کسی کا انتظار کرتے اگر دیکھ لیتے تو بس صیام ذولفقار ملک پر کسی آسیب کا گمان ہونا تھا انھیں۔

"تمہیں سمجھ نہیں آرہی ہے میری بات، کیا کہہ رہی ہوں میں؟؟ کہاں نا جاؤ!! کیوں تنگ کرتے ہو، اسی لیے نہیں آرہی تھی میں تمہارے ساتھ۔۔اور اگر ابھی تم۔۔"اسکی ہٹ دھرمی پر اس کا دماغ گھوم گیا تھا، مگر اس سے پہلے کہ وہ اسے ابھی اور کچھ سناتی پیچھے سے کسی کی آواز پر اس کا سانس تک رک گیا۔

زور سے آنکھیں بند کرتے اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا۔

بس اسی کی کمی رہ گئی تھی۔"منہ ہی منہ میں بڑبڑائی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہاں کیا کر رہی ہو؟" ماتھے پر انگنت بل سجائے وہ انگارہ ہوتی آنکھوں سے مہراب کے " سامنے کھڑے اس شخص کو گھورتے ہوئے اس کے برابر میں آکر کھڑا ہوا۔ مخاطب تو مہراب سے تھا لیکن نظریں اسی حریف پر تھیں جسے وہ پہچان چکا تھا۔اسے یکدم مہراب کی اس شخص سے پیرس میں ہوئی ملاقات یاد آئیں اور پھر مہراب کا اس شخص پر اپنے آپ سے لڑنا۔۔سب یاد آتا چلا گیا تھا۔اکثم میر نے کمالِ ضبط سے ہاتھ کی مٹھی بھینچتے مقابل سے اپنی توجہ ہٹائی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

،اور وہیں سامنے گاڑی سے ٹیک لگائے صیام ذولفقار ملک کا بھی حال اس سے کچھ جدا نہ تھا اندر سے آتے اس عالیشان مرد کو دیکھ وہ گاڑی سے لگائی اپنی ٹیک چھوڑتا،ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ گیا تھا۔اسے اس طرح مہراب کے برابر میں آکر کھڑا ہوتے دیکھ اور اس کے لہجے میں اس قدر استحقاق دیکھ،اس شخص کے سینے میں شدت کی جلن ہوئی تھی۔

لمحے میں اس کی بھوری آنکھوں نے مہراب شمس کا رخ کیا تھا،ایک آخری امید کہ وہ اسے جھڑک دے،وہ اسے ناجانتی ہو،وہ اس سے دور ہو جائے لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا تھا،اس کے ،متضاد مہراب شمس کے چہرے پر اس شخص کے لیے شناسائی دیکھ اس کے قدم ڈھیلے پڑے

ایسا لگا تھا کہ جیسے کسی نے بڑی بے دردی سے اس کے پیروں کے نیچے سے زمین کھینچ لی ہو۔ جیسے ایک بار پھر اس کی بساط پلٹی جا رہی ہو، جیسے ایک بار پھر وہ کچھ کھونے کے دہانے پر پہنچ چکا ہو۔

دونوں کی آنکھوں میں ایک دوسرے کے لیے شناسائی کی رمق نظر آئی تھی پر ساتھ ہی دونوں کی آنکھوں میں ایک دوسرے کے لیے آگ کے شعلے بھی جل اٹھے تھے جیسے دونوں ہی ایک دوسرے کو جلا کر خاکستر کر دینا چاہتے ہوں۔ صیام ملک نے نامحسوس انداز میں ایک گہری سانس خارج کرتے مقابل کی موجودگی کو نظر انداز کیا۔ مہراب تو خاموش تماشائی بنی دونوں کے چہروں پر نمودار ہوتے تنے تاثرات دیکھتی پاگل ہونے کے درپہ تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اندر ہی آ رہی تھی۔" سرسری سے انداز میں اسے جواب دیتی وہ واپس صیام کی جانب رخ کر گئی۔

تم چلے جاؤ پلیز، میں خود چلی جاؤں گی واپس۔۔" اب کہ چہرے پر نرم تاثرات لاتی وہ نرمی سے بولی۔

اس کا یہ انداز اکشم میر کے تو آگ ہی لگا گیا تھا۔اس کے سامنے یوں اس طرح وہ اس آدمی سے بات کر رہی تھی کہ جیسے دونوں میں بڑی شناسائی ہو۔

اندر جاؤ مہراب!"صیام کے جواب دینے سے پہلے ہی وہ مہراب کی کہنی پکڑتا اپنی جانب موڑ گیا۔

یہاں صیام ملک کی برداشت کی حد ہوئی تھی۔چشمے کے پیچھے لال انگارہ ہوتی آنکھیں اکشم میر پر گاڑھے وہ زرا آگے آیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ کیا بدتمیزی ہے؟دور رہ کر بات کریں۔۔اور اندر جاؤں یا نہیں۔۔آپ کو اس سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے۔۔"کہتی غصے سے اپنی کہنی چھڑا گئی۔

صیام نے قدم واپس لیے۔

میں ویٹ کر رہا ہوں آپ کا،آپ ہو آئیں۔۔"صیام نے مکمل طور پر اکشم کی موجودگی کو نظر انداز کرنا چاہا۔

لیکن انتہائی کوشش کے باوجود بھی اکثم اسے نظرانداز نہیں کر پایا تھا۔سامنے کھڑا شخص بری طرح اسے کھٹک رہا تھا۔

"صیّام۔۔میں۔۔"

مہرابببب!!اندر جاؤوو!!"نہایت ضبط کے ساتھ اپنے ہر لفظ پر زور دیتے، مہراب کو اندر جانے کے لیے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آپ کا مسئلہ کیا ہے؟؟ سمجھ نہیں آتی ایک بار، دور رہیں میرے معاملات سے۔" کہتی واپس صیام کی جانب رخ کر گئی۔
اکثم کے ماتھے کے بلوں میں اضافا ہوا تھا۔

اور تم!میری بات سمجھ نہیں آ۔۔"اب کہ وہ شدید اکتاہٹ کا شکار ہوتی، صیام کی طرف گھومی۔

“ don't try to test my patience mehrab!! Don't!! ”

اسے پھر سے صیام سے مخاطب ہوتے دیکھ وہ ضبط کی حدود کو چھوتا، اسے کہنی سے اپنی طرف کرتا، دبے دبے لہجے میں غرایا تھا۔ وہ یوں مقابل کے سامنے تماشہ نہیں چاہتا تھا پر سامنے کھڑی اس راحتِ جاں کا اس شخص کے ساتھ اس طرح سے بات کرنا اسے جلتے انگاروں پر لوٹا گیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مہراب نے ناگواری اسے دیکھتے، تیزی سے اپنی کہنی اس کی اپنی گرفت سے آزاد کراتے کچھ بولنے کے لیے لب کھولنے چاہے۔

”بس مہراب! ایک لفظ اور نہیں، اندر چلو اور تم!! دور رہو اس سے۔۔۔ اس کا کچھ نہیں جائے گا تم بے موت مارے جاؤ گے۔۔“ مہراب سے کہتے اگلا جملہ اپنی سرخ بھوری آنکھیں سامنے والے کی بھوری آنکھوں میں ڈالتے کہتے غرایا۔ دونوں کی آنکھوں سے اندازہ لگانا مشکل تھا کہ کس کی آنکھیں زیادہ سرخی لیے ہیں۔

،کیا اتفاق تھا دونوں کی زندگیوں کا، دونوں ہی کی آنکھوں کا رنگ بھورا تھا زرا جو فرق ہو دونوں کی ہی آنکھوں میں آتش فشاں جل رہا تھا اور دونوں ہی ایک دوسرے کی آنکھوں سے پھوٹتے شعلوں میں جل کر راکھ ہوتے چلے جا رہے تھے۔ کہیں دور کھڑی ان کی تقدیر ان دونوں سے منہ موڑتی مایوسی سے مسکرا دی، کیونکہ ان کی آنکھوں کے رنگ کے ساتھ ان کی آنکھوں میں موجود زندگی کی تصویر بھی ایک ہی تھی۔ دونوں کے دل کی خواہش بھی ایک تھی۔ ان دونوں کو دیکھتے تقدیر نے حسرت سے مہراب شمس کو دیکھا تھا۔ تقدیر کو بھی اس لڑکی پر رشک ہوا تھا اور ان دونوں کے لیے افسوس۔ ان دونوں کی قسمت پر ایک پھیکی سی ہنسی ہنستے تقدیر نے فی الوقت اپنا چہرہ پھیر لیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لڑکی اگر بات نہ کرنا چاہے نا! تو دور رہنا چاہیے۔۔ اور ایک بات! میں دھمکیاں نہیں" دیتا۔۔" تنے چہرے کے ساتھ سلگتے ہوئے انداز میں اطمینان سے کہتا ایک قدم آگے ہوا۔

"صیّام! تم میری۔۔۔"مہراب نے آگے آتے ماحول کو نارمل کرنا چاہا تھا لیکن اگلے ہی لمحے وہ چند سیکنڈ کے لیے سانس تک روک گئی تھی۔

"نام نہیں لو اسکا!!! ڈیم اٹ!!!"اکشم میر کی دبی دبی دھاڑ جو اسے اپنے بہت قریب محسوس ہوئی تھی،اس کے چہرے کا رنگ بدل گئی تھی۔ لیکن کچھ ہی سیکنڈ لگے تھے اسے اپنے آپ کو کمپوز کرنے میں۔

"تم پلیز جاؤ!! اندر میرا بھانجا ہے، میں اس کے ساتھ واپس جاؤں گی۔۔اس لیے کہہ رہی ہوں کہ جاؤ۔۔ پلیز!!"مہراب نے کچھ بھی جان بوجھ کر نہیں بولا تھا،جو کچھ بھی اس صورتحال کو ہینڈل کرنے کے لیے اس کے ذہن میں آیا وہ بول گئی۔

اس کی بات سنتے جہاں ایک کے چہرے پر اطمینان بخش تاثر اترے وہیں دوسرے کا چہرہ دہک اٹھا تھا۔ کنپٹیاں حد سے زیادہ پھولتی اس کے اندر جلتی آگ ظاہر کر رہی تھی۔

غازی کا حوالہ دیتی وہ اسے سراسر فراموش کر گئی تھی۔

"ٹھیک ہے، آپ کہہ رہیں ہیں تو صحیح ہے، ٹیک

کئیر !"" مقابل کھڑی عورت کی التجائی نظروں کو وہ چاہ کر بھی نظرانداز نہیں کر سکتا تھا۔پر نرم تاثرات سے اسے دیکھتے وہ ایک بار پھر مقابل کھڑے مرد کی موجودگی ضرور نظرانداز کر گیا تھا۔لہجے میں گھلی بے اعتنائی سے صاف ظاہر تھا کہ جان بوجھ کر نظرانداز کیا گیا ہے۔ایک نگاہ بھی اس پر ڈالے بناوہ وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

مسئلہ کیا ہے آپ کے ساتھ ؟؟ سمجھ نہیں آتی ہے ایک بار میں ؟؟""مہراب کے لہجے میں" جھنجھلاہٹ در آئی تھی،ماتھے پر بل،سانسوں میں ہلکی کپکپاہٹ،اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کون تھا وہ ؟؟"" چبھتے ہوئے لہجے میں اپنی شرربار نگاہوں سے اس دیکھتے پوچھا۔جبڑا سختی" سے بھینچا ہوا تھا۔

کوئی بھی تھا آپ کو اس سے کیا ؟؟"" مقابل کھڑی لڑکی نے بھی بے رخی کی انتہا کی تھی۔" تلخ،ٹھنڈے ٹھار لہجے میں بولی۔

میری برداشت کا امتحان مت لو۔۔" آواز کچھ بھاری ہوئی، اس کے ضبط کی طنابیں ٹوٹتی" محسوس ہو رہی تھیں۔

"کیا برداشت ؟؟ ہاں ؟ کون سی برداشت ؟ آپ میری برداشت کا امتحان لے رہے ہیں، جتنا میں آپ کو اپنے سامنے برداشت کر گئی ہوں نا یہ سب میری برداشت کے باہر ہی ہے، اسی لیے میں یہاں نہیں آنا چاہتی تھی کیونکہ مجھے اس فضا سے بھی نفرت ہے جس میں آپ سانس لیتے ہیں۔۔اور جہاں تک رہی صیّام مل۔۔" غصے سے بھری ہوئی شہد رنگ آنکھیں اس پر گاڑھتے کاٹ دار لہجے میں چیخی، آواز لرز رہی تھی مگر اس لرزش میں بھی اس کا ٹھوس اعتماد قابل دید تھا۔ الفاظ جیسے تیر تھے جو کمان سے نکلتے مقابل کا سینہ چھلنی کیے جا رہے تھے۔

"اوہ جسٹ شٹ اپ!!!! آئی سیڈ نام نہیں لو اسکا ڈیم اٹ!!! اس کا نام نہیں لینا اب اپنے منہ سے۔۔" مقابل کی دھاڑ پل میں اسے ساکت کر گئی تھی، دھاڑنے سے گلے کی واضح ہوتی شریانے، سخت ہوئی کنپٹیاں، آنکھوں میں اترا خون اور ہاتھ کی ابھری پھولی ہوئی نسیں سب

یہ ہی ظاہر کر رہا تھا کہ اس کے ضبط کا آخری قفل بھی جیسے ٹوٹ رہا تھا، وہ خطرناک حد تک بھڑک چکا تھا۔

کیوں؟ کیوں نہ لوں اسکا نام؟؟ ضرور لونگی اسکا نام ہزار بار، لاکھوں بار کروڑوں بار لونگی اور کچھ؟؟"

وہ بھی آگے بڑھتی، تھوڑی اونچی کرتے آواز میں چیلنج کی تیز دھار لائی، جیسے جان بوجھ کر اُس کی بھڑکتی حدوں کو مزید دھکیلنا چاہ رہی ہو۔ وار بہت کاری کیا تھا اس عورت نے۔ وہ بہت اچھے سے جانتی تھی کہ مقابل پر کہاں اور کیسے ضرب لگانی ہے۔ مقابل کھڑے مرد کی کمزوریوں سے بہت اچھے سے واقف تھی یہ عورت۔

اس بات کو جھٹلایا نہیں جاسکتا کہ مرد کی پسندیدہ عورت اس کی کمزوریوں سے اس سے زیادہ واقفیت رکھتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مہراب!!! نہیں آزماؤ آخری بار کہہ رہا ہوں، میری آزمائش میں خود بھی بہت بری طرح آزمائی جاؤ گی۔۔" آواز کچھ سرد اور کھردری سی محسوس ہوئی، آنکھوں کی گہرائی میں جلتی آگ کے شعلوں کی جگہ اب برف سی سردگی تھی، اس کی کیفیت دیکھ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے وہ خود اپنی حدوں سے لڑتا انہیں اپنی حدود میں رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرتا خود برف ہوتا چلا جا رہا تھا۔ اس قدر سرد لہجہ کہ مہراب کو لگا کہ اگر وہ اس کے ساتھ یوں ہی کھڑی رہی تو وہ برف کی ہو جائے گی، اس کی سانسیں جم رہی تھیں۔

"آئندہ اسکا نام نہ سنوں تمہارے لبوں سے، جس راستے پر وہ ہو، اس راستے سے پلٹ جانا، تمہاری آنکھوں میں تو کیا تمہاری راہ میں بھی اس کا عکس برداشت نہیں کروں گا۔۔ ورنہ اس کی تباہی کی وجہ صرف تم ہو گی صرف تم۔۔" برفیلے لہجے میں کہتا وہ مقابل کھڑی اپنی پسندیدہ عورت پر سکوت طاری کر گیا تھا، ہر حرف برف کی طرح سرد تھا، چہرے پر سخت چٹان سے تاثرات لیے وہ اسے جھرجھری لینے پر مجبور کر گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"چچچچ!! ایک تو آپ کی یہ دیرینہ خواہش، مجھے ڈرانے کی، افسوس!! کہ آج تک پوری نہ ہو سکی، لہذا آئندہ خیال کیجیے گا مجھ پر یہ دھونس جمانے سے، آئندہ برداشت نہیں کروں گی۔اور ہاں بلکل اسی طرح آپ بھی مجھے اپنی راہ میں برداشت نہیں ہیں، آپ کا نام؟ میرا حلق تک کڑوا کر جاتا ہے، جس رہ گزر پر آپ کی موجودگی کا شبہ بھی ہو، اس رہ گزر سے گزرنا مہراب شمس اپنے لیے ممنوع سمجھتی ہے۔آئندہ احتیاط برتیے گا مسٹر۔" چند قدم پیچھے لے جاتی، زہر خند لہجے میں کہتی بنا ایک دوسری نگاہ اس پر ڈالے تن فن کرتی اسپتال کی سمت بڑھ گئی۔ایک لمحے کے لیے سانس تو رکی تھی مقابل کے اس انداز پر، لیکن ظاہر نہیں ہونے دیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"یہ عورت یقیناً مجھے پاگل کر دے گی۔۔" قریب رکھے ایک گملے پر غصے سے پاؤں مارتے ہوئے دبے لہجے میں غراتا اپنے بال مٹھی میں جکڑ گیا۔

شہر کے معروف اسپتال کے اس پرائیوٹ کمرے کے باہر ان سب کے قدم جم سے گئے تھے۔ ہر طرف پھیلی ادویات، ڈیٹول کی مہک ان کی ناک کے نتھنوں سے ٹکراتی عجیب سی کیفیت پیدا کر رہی تھی۔ یہاں تک آنے میں کسی نے لمحہ نہیں لگایا تھا لیکن اب اندر جانے کے لیے سب ایک دوسرے کو تک رہے تھے۔ شانزل بھی آچکا تھا۔ باقی سب کے ساتھ زوہان اور ارحم بھی وہیں کھڑے تھے۔

زوہان، ارحم تم لوگ جاؤ، ہم آتے ہیں۔" غزوان نے ان دونوں کو اندر جانے کے لیے کہا" اور خود دایان کی سمت بڑھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کچھ دیر پہلے ہی وہ مکمل ہوش میں آئی تھی اور ہوش میں آتے ہی اسے سب سے پہلا احساس درد کا ہوا، جسم میں اٹھتی ہوئی شدید درد کی ٹیسیں، پیٹ میں اٹھتا درد جو ہر لمحے نئے سرے سے اس کو تکلیف میں مبتلا کر رہا تھا، آہستہ آہستہ آنکھیں کھولتے اس کی نظر اسپتال کی سفید چھت سے جاتی سفید دیواروں سے ٹکرائی، دوائیوں اور دیگر محلول کی کڑوی بدبو اس کی ناک کے نتھنوں سے ٹکراتی اسے

مکمل طور پر آنکھیں کھلونے پر مجبور کر گئی، اپنے شک کو یقین میں بدلنے کے لیے اس نے آس پاس نظریں گھمائیں، بستر پر بچھی سفید چادر سے ہوتے اس کی نظر اپنے ہاتھ میں لگی ڈرپ پر گئی، پھر اپنے دائیں بائیں لگی مشینوں کو دیکھا جن کی ہلکی ہلکی آواز اس کے رگ و پہ میں سکون کی لہر دوڑا گئی۔

جانے کتنی ہی بار اس نے اسپتال کے اس بڑے سے پرائیوٹ روم کا جائزہ لیتے اس بات کی یقین دہانی کرنی چاہی کہ وہ واقعی اس اندھیرے کوٹھری نما کمرے سے نکل آئی تھی، خدا نے اس کی عزت و آبرو کی حفاظت کی تھی۔اسے ہر طرح سے صحیح سلامت وہاں سے باہر نکال دیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

آہستہ آہستہ شروع سے لیکر آخر تک ایک ایک چیز اسے یاد آتی چلی گئی تھی۔اغوا ہونے سے لیکر بے ہوش ہونے تک کے سب مناظر اس کی آنکھوں کے سامنے کسی فلم کی طرح چل رہے تھے۔سب سوچتے بے ساختہ اپنی آنکھیں بند کرتے وہ خدا کا شکر ادا کر گئی۔

اسے یاد آیا تھا کہ اکشم، غزوان، آبان، یمان، شانزل، غازی اور، اور۔۔۔وہ،، وہ بھی تھا، سب تھے۔سب نے کس طرح اسے بچایا تھا، پھر وہ آخری منظر وہ دھندلا ہوتا چہرہ جو اس کے بہت قریب تھا اور اس کی بند ہوتی آنکھیں۔

پیٹ میں اٹھتی ٹیس نے اسے سوچوں سے باہر نکالا۔ مشکل سے اس نے اپنے وجود کو زرا کھسکانے کی کوشش کی کہ درد سے کچھ راحت مل جائے۔

وہ عادی تھی اس درد کی، اسے پتہ تھا کہ فوراً ٹھیک نہیں ہوگا، ہونٹوں کو آپس میں بھینچتے آنکھیں چھوٹی کرتے وہ تکیے پر زرا اوپر کی طرف ہوئی۔ایک ہاتھ پیٹ پر تھا اور اور ڈرپ لگا ہاتھ بستر پر رکھے ہوئے تھی۔ہلنے پر کمر میں شدید درد کی لہر دوڑا ٹھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

آہ!! بابا!" بے ساختہ بھینچے لبوں سے باپ کو پکارا ٹھی۔درد میں اکثر وہ شخص شدت سے یاد آتا ہے جو آپ کے درد پر اپنے درد کی طرح تڑپ جایا کرتا ہو۔اس کے ساتھ بھی یہ ہی ہوتا تھا، زینب بیگم، احتشام صاحب اور گھر کے باقی سب لوگوں کے بے حد خیال اور محبت کے باوجود اس کی زندگی میں جو خلا ذیشان صاحب کے باعث تھی وہ آج تک بھر نہیں پائی تھی اور شاید کبھی نہیں بھر سکتی تھی۔

ممکن ہی نہیں ہے، جو کہتے ہیں نا کہ ہر چیز کا کچھ نا کچھ replacement کسی شخص کی بدل ہوتا ہے، وہ غلط کہتے ہیں، انسان کا بدل تو بہت دور کی بات ہے، اگر کسی کو ایک چھوٹی سی چیز سے بھی انسیت ہو جائے نا جس کی کوئی قیمت بھی نا ہو تو اس چیز کا بھی
اس شخص کے لیے ممکن نہیں ہوتا، اس چیز کی قیمت اس شخص کے replacement علاوہ کوئی نہیں سمجھ سکتا، جب کسی بے جان شے سے انسیت اتنی طاقتور ہوتی ہے کہ انسان کا کھانا پینا ہنسنا بولنا سب چھوٹ جاتا ہے، اس کی زندگی میں خلا سا تحلیل ہو جاتا ہے تو ہم یہ کیسے سوچ لیتے ہیں کہ کسی شخص کا، جیتے جاگتے انسان کا خلا بھر سکتا ہے، کسی کی محبت کوئی دوسرا کسی طور ممکن replacement کر سکتا ہے، کسی شخص کی replace رشتہ آ کر ہوتی نہیں ہے، یہ کی جاتی ہے، وہ بھی جب! جب وقعت replacement نہیں۔
نہیں رہتی پھر چاہے شہ ہو یا کوئی جیتا جاگتا شخص۔

آپی!" زوہان اور ارحم اندر آتے اس کی طرف آئے۔"

زوہان کی لال آنکھیں دیکھ اس کی آئی برو سمٹی۔

وہ رویا تھا، آنکھیں صاف اس کے رونے کی چغلی کھا رہی تھیں۔

دونوں اس کے قریب جاتے سیدھے ہاتھ کی طرف کھڑے ہوئے۔ بولے کچھ نہیں۔

"آپی کی جان یہ آنکھیں کیوں سجائی ہوئی ہیں؟؟ اور ادھر آؤ تم یہ تمہارا چہرہ کیوں اترا ہوا ہے؟؟" زوہان سے کہتی پھر ارحم کو اپنے قریب بلا گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپی، آئی ایم سوری!! آئی ایم ریلی سوری!!! میں آپ کی حفاظت نہیں کر سکا، بھائی تو محافظ ہوتے ہیں پر میں آپکا اچھا بھائی نہیں ہوں آپی۔۔ نہیں ہوں۔ آپ کے ساتھ یہ سب۔۔ اور میں کچھ نہیں کر سکا۔" کہتے وہ رو دیا تھا۔ ارحم کے بھی کچھ آنسوؤں آنکھوں کی بار توڑتے بہہ نکلے جنہیں وہ چھپانے کی غرض سے فوراً پونچھ گیا۔

"ارے میری جان!! ادھر آؤ دونوں، قریب تو آو میں کیسے اٹھوں؟؟ اور تم دیکھ لیا ہے میں نے روتے ہوئے تمہیں بھی۔۔ آپی کے یہ چھوٹے چھوٹے بھائی ایسے رویے گے تو آپی کو اور

تکلیف ہوگی۔۔"ان دونوں کا ہاتھ پکڑنے کی غرض سے اٹھنے کی کوشش کی تو وہ دونوں ہی اس کے قریب ہوئے تھے اور اسے اٹھنے سے روک گئے۔ارحم تو اپنی جگہ حجل سا ہوا تھا اپنی چوری پکڑے جانے پر۔

"میں ٹھیک ہوں اور تم سب کی وجہ سے ہی ہوں، میں تو بہت خوش نصیب ہوں کہ میرے اتنے سارے بھائی ہیں جو مجھ سے اس قدر محبت کرتے ہیں، تم دونوں کی شکلیں بتا رہی ہیں کہ دونوں میری وجہ سے کس قدر پریشان ہوئے ہو اور کیا کرتے رہے ہو، اگر تم دونوں کی کوشش، دعائیں نہ ہوتی تو شاید میں یہاں نہ ہوتی۔"زوہان کے آنسو پونچھتے، ارحم کے گال پر ہاتھ رکھتے پھر ان دونوں کے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ڈرپ والے ہاتھ سے ان کا ہاتھ تھپکتے ہوئے بولی۔

اس کا ڈرپ لگا نازک سا ہاتھ اور کمزور لگ رہا تھا۔

"پر آپی؟"

پر ور کچھ نہیں، کیا ہوا یہ معنی نہیں رکھتا ابھی کیا ہو رہا ہے یہ معنی رکھتا ہے، تم لوگوں کی "بدولت میں یہاں تم سب کے ساتھ موجود ہوں، کیا یہ کافی نہیں۔۔"

"ہمم!! پر آپ ٹھیک تو ہیں نا؟؟"

"درد ہو رہا ہے؟؟"

بیک وقت دونوں بولے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ہمم!! ٹھیک ہوں، درد ہے لیکن جب یہ روتو بچہ میرا خیال رکھے گا تو وہ بھی ٹھیک ہو جائے گا۔" ارحم کے گال پر ہلکا سا ہاتھ مارتے ہوئے بولی۔

"کیا یار آپی! آپ بھی۔۔ میں کوئی رویا نہیں تھا وہ آنکھ میں کچھ چلا گیا ہو گا اور آپ۔۔"

ہاں ہاں!! صحیح کہہ رہے ہو، کچھ چلا گیا ہو گا۔۔" کہتی اپنی مسکراہٹ روکی۔"

جس پر وہ حجل ہوتا کان کی لو کھجانے لگا۔

اچھا امی۔۔ میرا مطلب ہے باقی سب کہاں ہیں؟؟ثانیہ بیگم کا پوچھتے بات بدل گئی۔"

سب آرہے ہیں بس۔۔"زوہان نے پاس بیٹھتے اسے بتایا۔دونوں ہی اس کی بات سمجھ گئے تھے پر، بے بس تھے سوائے اس پر خاموشی اختیار کرنے کے اور کچھ نہیں کر سکتے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شانزل بھائی، اکثم چاچو اور سب باہر ہی ہیں۔"ارحم نے بات بدلنی چاہی۔"
اس کی بات پر اس نے کھوجتی نظروں سے اسے دیکھا۔جیسے کوئی اور نام بھی سننا چاہ رہی ہو۔

غزوان، آبان، یمان بھائی سب ہیں۔۔اور ہاں دایان بھائی بھی ہیں۔۔"ارحم نے اس کے" دیکھنے پر سب کا بتایا۔

"اندر کیوں نہیں آئے؟؟"

"کچھ کر رہے ہو گے، آ ہی رہے تھے ورنہ۔۔ میں دیکھتا ہوں۔۔"

"نہیں رہنے دو۔۔ ٹھیک ہے۔"

ارحم اور زوہان بول رہے تھے اور وہ بس انہیں سنتی کبھی ہنس دیتی تو کبھی ہوں ہاں کر دیتی۔ تکلیف پھر سے بڑھ رہی تھی۔ چہرے پر درد کے آثار واضح ہونا شروع ہو رہے تھے۔ شاید زیادہ بولنے کی وجہ سے، لہذا وہ سب خاموش ہو گئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"آپی ڈاکٹر کو بلاؤں؟؟ درد ہو رہا ہے؟؟"

"نہیں ٹھیک ہوں بیٹھے رہو۔۔"

کسی کے قدموں کی چاپ پر انہوں نے دروازے کی سمت دیکھا۔

اکشم اور غزوان کے پیچھے آبان، غازی اور یمان اندر آتے دکھائی دیے۔ان کے پیچھے ایک اور وجود بھی تھا جس کی شکل نہ دیکھتے ہوئے بھی وہ لوگ آرام سے بتا سکتے تھے کہ کون تھا۔

اب کیسی ہو؟؟''اکشم کے آگے آنے پر ارحم اور زوہان اس کے لیے جگہ چھوڑتے پیچھے'' ہوئے۔

''ٹھیک۔''

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ڈرا دیا تھا لڑکی۔''اکشم نے اسے آنکھیں دکھائیں۔''

کوئی اور تو یہ کر نہیں سکتا تھا اور اکشم میر کو وہ کچھ کہہ نہیں سکتی تھی۔اس کے لیے بڑے بھائی سے کم نہیں تھا۔

کام ہی ایسا ہے ہمارا کیا کر سکتے ہیں۔''چھوٹی آنکھیں کرتے اس نے ہمارا پر زور دیتے مقابل'' کھڑے شخص کو اسے ڈانٹنے کی سب وجوہات ختم کر ڈالی تھیں۔

"کام؟کام تو ایسا ہے، لیکن یہ جو حرکتیں ہیں آپ کی، وہ وہ کس زمرے میں آتی ہیں؟؟؟"
کب سے روکی اپنی زبان کو اب غازی سے روکنا محال ٹھہرا۔

اچھا!!!"آئی بروا ٹھاتے ایک ادا سے بولی تھی۔ جیسے مقابل کو اپنی زبان پر کنٹرول کرنے کی تنبیہہ کر رہی ہو۔

ڈرائیں نہیں، میں نہیں ڈرتا اور تا آپ سے۔۔ ہٹلر!"پورا جملہ کہتے ہٹلر پر آواز آہستہ" کر گیا۔جب کہ چہرہ بتا رہا تھا کہ عکس کی گھوری کا کتنا اثر ہوا ہے اس پر۔
سب زیرِلب مسکرائے تھے۔

ویسے سدھرو گی نہیں نا تم؟؟"غزوان بھی آگے آیا۔"

کیوں کیا کیا ہے میں نے؟؟انجان بنی تھی۔"

غزوان اس کی اداکاری پر گھور کر رہ گیا اسے۔

جب آپ کو تھریٹس مل رہی تھیں تو بتانا چاہیے تھا نا ہمیں۔" یمان نے بھی اپنا حصّہ ڈالنا"
ضروری سمجھا۔

"آپ ایک بار بتاتی ہمیں، پھر دیکھتیں اس کی ہڈی پسلی ایک نہ کر دیتا تو نام بدل دیتیں۔"
آبان کو ایک لمحے میں اس کی شکل یاد آئی تھی۔ دانت بھینچ کر بولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تمہیں بتانا چاہیے تھا۔ ہم سب ایک ہی ہیں۔۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔۔"غزوان نے"
اس کی سمت دیکھتے افسوس سے کہا۔

صحیح کہہ رہے ہیں یہ لوگ۔۔"اکشم نے بھی ان سب کی بات سے اتفاق ظاہر کیا۔"

یاد کراتی چلوں۔۔یہ آپ لوگوں کا ٹرائل روم نہیں ہے، حد ہے سب نے سنانا ہی شروع کر دیا ہے، بندہ پوچھتا ہے کہ ٹھیک ہو یا نہیں پر نہیں یہاں تو۔۔"اسے واقعی غصّہ آیا تھا سب اسے ایک ساتھ گھیرے میں لیے ہوئے تھے اور ایسے پوچھ تاچھ کر رہے تھے جیسے وہ کوئی عادی مجرم ہو۔

سوری! کیسی ہیں؟؟"آبان فوراً نمبر بڑھانے کے لیے بولا۔"

ہم!! یہ سب تو ہیں ہی بد تمیز، آپ بتائیں کیسی ہیں؟؟"غازی کہاں پیچھے رہنے والا تھا۔"

میں تو کچھ کہہ ہی کب رہا تھا، ان لوگوں نے زبردستی یہ سب سکھایا تھا۔کیسی ہیں آپ اب" درد تو نہیں ہو رہا؟ٹھیک ہیں؟"یمان نے تو آج غازی کا بھی ریکارڈ توڑا۔

اکشم، غزوان، آبان یہاں تک کہ غازی نے بھی حیران ہوتے اسے دیکھا۔باقی سب کی دبی دبی ہنسی کی آواز کمرے میں سنائی دی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

توبہ کتنا جھوٹا ہے یہ!!!" غازی نے آبان کا کالر پکڑتے اپنی طرف کھینچا اور کان میں بولا۔"

ہاں!! بہت بڑا!!!" آبان نے بھی یمان کو دیکھتے آئی برو سمیٹتے حمایتی انداز میں کہا۔"

بہت ہی!!" غازی نے ایک بار پھر یمان کو گھورتے سر دائیں بائیں ہلایا۔"

ابے کالر تو چھوڑ۔۔" آبان اپنا کالر چھڑاتا، غازی کو گھورتے ہوئے بولا جو کب سے اس کا"
کالر پکڑے پورا کا پورا اس پر لٹکا ہوا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اس کے گھور کر کہنے پر اپنی بتی سی دیکھاتا آنکھیں چھوٹی کرتا، اس کا کالر چھوڑتے، شرٹ سے ان دیکھی دھول صاف کرتے، اس سے دور ہوا مبادا ایک لگا ہی نہ دے۔

اکشم اور غزوان تو بس ان کی حرکتوں پر سر ہلا کر رہ گئے تھے۔ کون کہہ سکتا تھا کہ یہ دشمن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دشمن کا سانس تک ساکن کر دینے والے تو کہیں سے بھی نہیں

لگ رہے تھے، ان میں سے ایک بھی اس وقت اپنے پیشے سے میل نہیں کھارہا تھا۔ پیچھے کھڑا ایک وجود بنا کسی تاثر کے بس ان لوگوں کی باتیں اور حرکتیں ملاحظہ کر رہا تھا۔

ہم نے غلط مائنڈ سیٹ بنالیا ہے کہ لڑکیوں کی تربیت زیادہ ضروری ہے، ان کی تربیت پر ہم جٹ جاتے ہیں اور یہ کرتے ہم لڑکوں کی تربیت کرنا بھول جاتے ہیں، دراصل لڑکا ہو یا لڑکی دونوں ہی کی تربیت ایک جیسی ہی ہوتی ہے دونوں پر ہی محنت کرنی پڑتی ہے، لیکن ہم لڑکوں کی تربیت میں ہمیشہ چوک جاتے ہیں اور معاشرے کے لیے عذاب تیار کر دیتے ہیں جبکہ لڑکوں کی تربیت پر توجہ دے لی جائے تو ان لڑکوں سے بہتر کوئی رشتہ نبھا ہی نہ سکے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مرد کی اچھی تربیت صرف اس کی ایک نگاہ اس نگاہ سے پتہ چل جاتی ہے جو کسی لڑکی کی جانب اٹھتی ہے۔ پھر وہ بہن ہو بیٹی ہو ماں ہو بیوی ہو یا کوئی غیر۔ عورتوں کے آگے نرمی اختیار کرنے میں مرد کی مردانگی ہوتی ہے نا کہ کمزوری۔

ایک لمحہ لگا تھا انہیں عکس کے کہے کے مطابق ہو جانے میں۔

چلو تم آرام کرو اب، ہم چلتے ہیں پھر آئے گے اور خیال رکھو اپنا، بھائیوں سے چھپایا نہیں کرتے لڑکی آئندہ نہ ہو ایسا۔۔" اکثم نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے کہا۔

خیال رکھو اپنا!! پلیز آئندہ ایسا کچھ ہو تو دوبارہ ایسا نہ کرنا۔۔" دنیا جہاں کی نرمی چہرے پر سجائے غزوان نے اسے دیکھا۔

"تھینک یو سو مچ، آپ لوگوں نے جو۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

بہنیں، بھائیوں کو شکریہ نہیں کہتیں۔۔" غزوان نے اسے جملہ مکمل نہ کرنے دیا۔"

"اگر کہنا پڑ جائے تو لعنت ہے ایسے بھائیوں پر۔۔"

"ابے خود پر بھیج ہم سب کو کیوں گھسیٹ رہا ہے۔۔"

آبان کے سنجیدہ سے انداز میں ادا کیے گئے جملے پر غازی کا یہ جملہ فطری تھا، جسے سنتے سب نے اسے ایک زبردست گھوری سے نوازا۔

"آاا۔۔ہاہہا۔!!میں تو بس۔۔ہٹلر۔۔"

"!!!اہم!اہم"

پیچھے سے کسی کے کھنکھارنے کی آواز اس کے آگے کے سب الفاظ سلب کرتی، آنکھیں میچنے پر مجبور کر گئی۔

"میں اب چلتا ہوں۔۔آپ آرام کریں عکس۔۔"

جیسا تم کہو، میرے پیارے بھائی!!" اس کی حرکتوں پر عکس کو ہمیشہ ہی ہنسی آتی تھی اور" ابھی بھی وہ بہت مشکل سے اپنی ہنسی روک رہی تھی، کیونکہ ہنسنے سے اسے پیٹ میں درد محسوس ہو رہا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ہم چلتے ہیں!!"سب اس سے ملتے باہر جا رہے تھے، وہ جانتے تھے کہ اس طرح تو وہ بات نہیں کر پائے گا۔ لہذا اسے اکیلا چھوڑتے سب باہر آئے۔

بدتمیزی نہیں کرنا دایان۔۔"اکشم جاتے جاتے اسے سمجھانا نہیں بھولا تھا۔" جس پر وہ اسے دیکھ کر رہ گیا۔

آئے بڑے، بہن کے بھائی۔۔ بھائیوں کی پوری فوج تیار رکھی ہے، ان حریفِ جان نے۔۔" اکشم کو دیکھتے، دروازے کو دیکھا۔ صاف باہر کا راستہ دکھایا گیا۔"

اکشم بھی دائیں آئی برو اٹھاتے اسے دیکھتے باہر نکل گیا۔

"بھابھی! آپ چلیں گی اسپتال؟ عکس کو دیکھنے؟؟"

کچن میں کھڑی وہ سمایا کے لیے پاستہ بنا رہی تھیں۔ جب رخسانہ بیگم نے ان سے آ کر اسپتال چلنے کے لیے پوچھا۔

نہیں تم لوگ جاؤ، میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے گھر آئے گی تو مل لوں گی۔" بہت عام سا انداز تھا۔

بھابھی، آج بھی نہیں چلے گی، وہ آپ کا انتظار کر رہی ہو گی، پلیز!! چل لیجیے آدھی تو وہ آپ کو دیکھ کر ٹھیک ہو جائے گی۔" جواب رخسانہ کی سوچ سے برعکس نہیں آیا تھا لیکن پھر بھی ایک اور کوشش کی گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رخسانہ! کہا نا! نہیں جانا مجھے جاؤ تم لوگ۔" ان کے زور دینے پر وہ تنگ آتی چمچہ زور سے کاؤنٹر پر پٹختی ان کی طرف پلٹیں۔

جی! بھابھی۔" ان کے چہرے پر ایک پھیکی سی مسکراہٹ آئی تھی۔

ایک بیٹی کی خواہش پر تپتے بخار کے بعد بھی یہاں کچن میں کھڑی تھیں تو دوسری طرف اسپتال کے بستر پر پڑی اس بیٹی کے ساتھ ہوئے اس سانحے پر اس کے پاس جانا تک گوارہ نہیں کیا تھا۔

بھابھی آپ ہمیشہ زیادتی کر جاتی ہیں اس کے ساتھ، خدا نے آپ کو بہت پیاری بیٹی دی ہے" لیکن افسوس آپ اس کی قدر نہیں کر سکیں۔ اس وقت سے ڈریے کہ جب آپ قدر کرنا بھی چاہیں مگر نہ کر سکیں۔" پل میں ان کا انداز بدلتے دیکھ، ایک بار پین میں پکتے پاستہ پر نظر ڈالتے وہ افسردہ سا چہرہ لیتی باہر آ گئیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

صحیح کہتی ہو تم وہ واقعی بہت اچھی بیٹی ہے، لیکن اس کی قسمت بہت ظالم ہے، تم لوگ کہتے" ہو نا کہ وہ میرا پرتو ہے، وہ صرف میرا پرتو نہیں ہے وہ میری ماں کا بھی عکس ہے، لیکن مجھے پھر بھی اس سے خوف آتا ہے کیونکہ جس طرح میری پیدائش میری ماں کے لیے ازیت کا باعث بنی تھی اسی طرح یہ بھی میری زندگی میں صرف مشکلات لائی ہے، اسکی قسمت اس کا سایہ میری خوشیاں کھا گیا اور اگر میں اس کے قریب گئی تو پھر کچھ کھو جائے گا، میں اس کی قسمت کا

سایہ اپنے بچوں پر نہیں پڑنے دے سکتی۔۔میں ایک اچھی بیٹی کے لیے اپنے تین بچے قربان نہیں کر سکتی، نہیں کر سکتی۔۔اس کی قسمت بھی میری جیسی، میری ماں جیسی ہی ہے۔۔"

پین میں رکھا پاستہ جل کر راکھ ہو چکا تھا، بدبو پورے کچن میں پھیلتی وہاں کام کرتی ملازماؤں کو اپنی جانب متوجہ کرا گئی۔

انابی نے قریب آتے چولہا بند کیا اور پین اٹھا کر سینک میں رکھتے نل کھولا۔

"کیا ہوا ہے؟ثانیہ بیٹی؟؟ کیا سوچ رہی ہیں؟ طبیعت ٹھیک ہے آپ کی؟ آپ جائیں جا کر آرام کریں، میں بنا دیتی ہوں یہ۔"انابی نے ان کے بازوں پر ہاتھ رکھتے حقیقت کی دنیا میں لانا چاہا۔

"جی، جی!! انابی! آپ کچھ کہہ رہی ہیں؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بیٹا! میں کہہ رہی ہوں آپ جائیں، میں بنا دیتی ہوں یا یہ حرا بنا دے گی آپ جا کر آرام کریں۔" ان کے کہنے پر ثانیہ بیگم نے جلے ہوئے ہیں کو دیکھا اور پھر انابی کو۔

"اوہ!! مجھے پتہ ہی نہیں چلا کہ یہ کیسے۔۔ پتہ نہیں میں بھی کیا سوچ رہی تھی بس وہ۔۔" افسوس سے انابی کو دیکھتے بولیں۔

"ارے، کوئی بات نہیں آپ جائیں ہو جاتا ہے۔اپ آرام کریں بخار اب بھی ہو رہا ہے آپ کو۔۔میں ابھی دوائی کا کہتی ہوں عکس بیٹی ک۔۔آہ میں بھی کتنی پاگل ہوں، عکس بیٹی تو خود اسپتال میں ہے، اللہ سائیں! جلدی سے ٹھیک کر دے میری بیٹی کو، صحت و سلامتی کے ساتھ گھر آجائیں بس جلد سے جلد!! آپ چلیں میں دوائی بجھواتی ہوں، نین بیبی سے پوچھ کر۔۔" اپنے ماتھے پر ہاتھ مارتے پھر خود ہی سے دوبارہ بات شروع کرتی انہیں کمرے میں بھیجا۔

ان کی باتوں پر ثانیہ بیگم ایک گہری سانس لیتی کچن سے نکلیں۔

Clubb of Quality Content

ہر کوئی ان کی اس بیٹی سے بہت محبت کرتا تھا، سب کے دل میں لفظوں میں اس کے لیے حد درجہ محبت، نرمی اور انسیت تھی جس کی بد قسمتی سے وہ دور رہنا چاہتی تھیں، اس کے لیے انگنت ہاتھ دعا گو تھے، جسے وہ منحوس تصور کرتی تھیں لوگوں کے لیے سکون تھی، ان کی مددگار تھی اور کیا نہیں تھی پر منحوس نہیں تھی۔

آنکھیں بند کرتے کھولتی وہ آج کافی تھکی ہوئی نڈھال سی لگ رہی تھیں۔ صدیوں کی مسافت بھی جو تھکن ان کے چہرے پر نہ لا سکی تھی وہ آج چہرے سے عیاں تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

-

ہسپتال کے اُس وسیع و عریض کمرے میں، اس شخص کے چہرے سے شیطانیت ٹپک رہی تھی۔ جہاں دیواروں پر لگی سفید روشنی بھی سچ چھپانے میں ناکام تھی، ڈاکٹرز کے درمیان بیٹھا وہ شخص محض ایک جسم نہیں تھا——وہ ایک نظریہ تھا، ایک سوچ، ایک ایسا طاغوت جس کے چہرے سے شیطانیت ٹپک رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں نہ شفا کی چمک تھی، نہ انسانیت کی رمق؛ وہاں صرف حساب تھا، سودے تھے، اور زندہ لاشوں کی قیمتیں لکھی جا رہی تھیں۔

اس طاغوت کے چہرے سے ٹپکتی ہوئی شیطانیت دراصل اس نظام کی عکاس تھی جو خاموشی سے انسانوں کو نگل رہا تھا۔ وہاں رکھی ہر کرسی ایک فیصلے کی علامت تھی، ہر فائل ایک قبر اور ہر دستخط کسی نہ کسی سانس کے خاتمے کی مہر۔

یہ وہ جگہ تھی جہاں لوگ ٹوٹے دلوں کے ساتھ داخل ہوتے ہیں، آنکھوں میں آخری امید اور لبوں پر بے بس دعائیں لیے۔ جہاں ماں اپنے بچے کی سانسوں کو انگلیوں پر گنتی روتی بلکتی ہوئی آتی تھی، جہاں باپ اپنی غیرت، اپنی جمع پونجی، اپنی زندگی کے برس سفید کوٹ والوں کے قدموں میں رکھ دیتا تھا، یہاں لوگ ڈاکٹر کو خدا کے بعد دوسرا سہارا سمجھتے تھے، فرشتہ جان کر اپنی امانت ——اپنے پیاروں کی جان—— ان کے حوالے کر دیتے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لیکن اسی مقدس سمجھی جانے والی جگہ پر، انہی دعاؤں کے سائے میں، موت کا کھیل کھیلا جا رہا تھا۔ یہاں شفا نہیں، سودے طے ہو رہے تھے۔ یہاں زندگی نہیں بچائی جاتی تھی، بلکہ تولی جاتی تھی۔ کون جئے گا، کون بکے گا، کون مرے گا—— یہ فیصلے اسٹیتھواسکوپ اور فائلوں کے بیچ نہیں، بلکہ ضمیر کے قتل کے بعد کیے جا رہے تھے۔

یہ ہسپتال نہیں رہا تھا، یہ ایک خاموش قصاب خانہ بن چکا تھا؛

، جہاں چیخیں رپورٹوں میں دفن ہو جاتیں

، جہاں لاشوں کے نام بدلے جاتے

، جہاں انسانی جسم محض پرزہ بن چکا تھا

اور انسان... صرف دولت کا ذریعہ۔

—اور ان سب کے بیچ وہ شخص—طاقت کے نشے میں ڈوبا، نظام کا محافظ، ظلم کا معمار طاغوت بن کر بیٹھا مسکرا رہا تھا۔ اسے نہ ماں کی آہ سنائی دیتی تھی، نہ بچے کی سسکی۔ اس کے لیے زندگی ایک نمبر تھی، ایک فائل، ایک ترسیل۔

ناولز کلب
Club for Quality Content

یہ برائی چیختی نہیں تھی، یہ خاموشی سے مسکراتی تھی۔

یہ خون سے ہاتھ رنگتی نہیں تھی، یہ سفید دستانے پہنتی تھی۔

اور سب سے زیادہ دل دہلا دینے والی حقیقت یہ تھی کہ ،یہ برائی کسی اندھیرے کونے میں

،نہیں بیٹھی تھی ،یہ روشنی میں ،سفید دیواروں کے درمیان

،انسانیت کا لباس اوڑھے

موت کا کاروبار کر رہی تھی۔

جانے ایسے کتنے قصاب نما ہسپتال تھے جو لوگوں کی آہیں گھونٹتے خدا کی طاقت کو بھولے بیٹھے تھے۔

"سر ہمیں یہ آرڈر پاس کروانے پڑے گے ورنہ پوسیبل نہیں ،بہت ضروری ہے ،لیکن بہت مشکل بھی۔۔"

"فکر نہیں کرو ،ہو جائے گا۔"

Clubb of Quality Content

"لیکن ایک بات بتادوں آپ کو، اب تک یہ کام محدود سطح پر ہو رہا تھا، پر اب جو یہ سرحد پار کی بات ہے تو یاد رکھیے گا یہ سب اتنا آسان نہیں ہے۔۔ کتنی ہی جگہوں پر چیکنگ کا مسئلہ بھی درپیش ہو گا۔" قریب کھڑے ڈاکٹر زان کو ہر چیز سے آگاہ کر رہے تھے۔

"آپ لوگ پریشان نہ ہوں، جس طرح آپ کو ایک بھاری رقم دی جاتی ہے ویسے ہی جب ان کی جیب میں اس رقم سے بھری جائے گی تو ان کی صرف جیب ہی نہیں منہ بھی بھر جائے گا اور بھرے ہوئے منہ سے آج تک کوئی کچھ بول پایا ہے کیا۔۔ ہاہاہاہا!!!!! اس ملک کی غربت ہی اس ملک کی تباہی ہے، اگر یہ ملک اپنی غربت پر محنت کرلے تو سارے جرائم اپنی موت آپ مر جائیں پر افسوس کہ یہ ممکن نہیں۔ اس ملک کی حکومت خود اپنی عوام کی غربت پر کام کر رہی ہے، دن رات عوام کو غربت کی کھائی دھکیلتی چلی جاتی ہماری راہیں ہموار کر رہی ہے، جب قدرت خود ہمارا ساتھ دے رہی ہے تو ہم کیوں پیچھے رہیں۔۔" درندگی سے ہنستے مقابل کے سر پر شیطانیت سوار تھی۔ پھٹکار برستا چہرہ کسی بھی انسانی تاثر سے مبرا تھا، اس شخص کے چہرے پر چھائی نحوست اس سے کراہیت محسوس کرا رہی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ہاں! یہ بات تو آپ کی ٹھیک ہے، بس پھر دیر کس چیز کی آج ہی کر دیتے ہیں۔" کمینگی سے سب ایک ساتھ ہنسے تھے۔

انسان، اقتدار اور پیسے کا کس قدر لالچی ہو چکا ہے کہ وہ یہ بھی نہیں دیکھتا کہ لوگوں کی عزت و دولت لوٹ رہا ہے یا زندگیاں۔

انسانی اعضاء کی اسمگلنگ صرف سرحدوں کا جرم نہیں ہے، یہ انسانیت کا قتل ہے۔ یہ انسانیت ، کے قاتل کس قدر بے حسی سے معصوم، کمزور، لاچار، ضرورت کے منہ کے آگے خاموش اندھے قانون، اندھی حکومت کے آگے معذور لوگوں کو ان کے خوابوں کا جھانسا دے کر تو کبھی جھوٹے وعدے کر کر ان سے زندگی جینے کا حق تک چھین لیتے ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ایک ایسا اندھیر جرم ہے کہ اس میں صرف ایک جسم Human trafficking نہیں، پوری زندگی دفن ہو جاتی ہے۔ اس جرم کو کرنے والا گروہ اس قدر طاقتور ہوتا چلا جا رہا ہے کہ اگر جو کوئی اس اندھیرے کو بے نقاب کرنا بھی چاہے تو وہ خود بھی اس اندھیرے میں ، کہیں کھو جاتا ہے اور اس طرح کہ شاید دنیا کا کوئی چراغ اس کی موجودگی کو روشن نہیں کر سکتا

اس جرم کے بھید سے واقفیت اس انسان کے لیے موت ہے جو اس کے خلاف ہے اور اس کے لیے سرور جو اس گند میں ڈوب جانے کو تیار ہے۔

آج پھر انسانی اعضاء کا سودا ہونا تھا، اج پھر کسی نسل کی زندگی دشوار ہونی تھی۔ کسی کی سانسوں کی گنتی کم ہونے والی تھی تو کسی کی ختم ہونے والی تھی۔ یہ زمینی خدا آج پھر کوئی فیصلہ لیے بیٹھے تھے۔

الیکشن کمیٹی سے مل کر وہ ابھی ابھی آفس آیا تھا اور آتے ہی اپنی میز پر رکھی فائلز کی تعداد نے اس کا سر چکرا دیا تھا۔

"لیلیٰ!!!"

"جی سر؟؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"یہ کیا ہے؟؟ کس چیز کی فائلز جمع کی ہیں یہ تم نے میری ٹیبل پر؟؟؟"

سر! وہ یہ سب بہت اہم فائلز ہیں اور آج ہر حال میں اس پر آپ کے دستخط چاہیئے، ورنہ "بہت مشکل ہو جائے گی۔۔ پلیز؛"

یہ ایک ساتھ تو نہیں آسکتا اتنا سارا کام!!" زین نے اسے جانچتی نگاہوں سے دیکھا۔"

وہ وہ۔۔ وہ سر! میرے پاس یہ فائلز لاسٹ منڈے، ہی بھجوادی تھیں اسٹاف نے پر میں "وہ۔۔ بھول گئی تھی۔۔ سوری سر!!" اپنے بال کان کے پیچھے اڑستے، ڈرتے ڈرتے بولی۔

سوری سر!! پلیز ایکسیپٹ مائے اپولجی!!" چمکتی آنکھیں اس پر ڈالے معصومیت سے بولی۔"

میرے پاس اور کوئی چارہ بھی نہیں ہے، سوائے آپ کی یہ اپولجی ایکسیپٹ کرنے کے، مس "لیلٰی، سوا وکے جایئے اب۔۔" اس کی برداشت اس لڑکی پر آکر تمام تھی۔

Clubb of Quality Content
ناولز کلب

اس کے کہنے پر ایک سیکنڈ کی بھی دیری کیے بناوہ دوسو کی اسپیڈ سے باہر بھاگی تھی اور اس افتاد پر اس کا دروازے سے زبردست تصادم ہوا تھا جس پر وہ زمین بوس ہوتی، شرمندگی کے مارے اپنا چہرہ جھکا گئی۔

کرسی پر بیٹھے زین یزدانی نے اپنے منہ پر دونوں ہاتھ رکھتے اپنے ضبط کو سراہا۔

تنگ آچکا تھا پر نکال نہیں سکتا تھا کہ اماں کی دوست کی بیٹی تھی اور ان کے بہت کہنے پر اسے یہاں جاب دی تھی اس نے۔اوپر سے آتا بھی کچھ نہیں تھا جناب کو جس کی وجہ سے اسے اپنے ساتھ رکھنا،اس کی مجبوری تھی۔کہ مہربانو بیگم کے سخت احکامات تھے کہ اسے کوئی مسئلہ نہیں ہونا چاہیے، بچی ہے، چھوٹی ہے، سیکھ جائے گی وقت کے ساتھ ساتھ۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہووو!!!!میں نے کیا اسکول کھولا ہوا ہے ان بچوں کو سیکھانے کے لیے۔۔ قسم سے اماں" یہ لڑکی، ظلم ہے آپ کا مجھ پر۔۔"اپنے آپ سے کہتے چہرہ ہاتھوں کے پیالے سے اٹھا کر اس کی جناب دیکھتے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اٹھو!!!" اس کی طرف جھکتے ہاتھ دیا سہارے کے لیے۔ شرمندگی کے مارے وہ چہرہ تک نہیں اٹھا پا رہی تھی، کجا ہاتھ دیتی۔

"اٹھ رہی ہو یا ایسے ہی پڑے رہنا ہے؟؟" اسے ٹس سے مس نہ ہوتے دیکھ زین کی پیشانی پر بل پڑے تھے، وہ پہلے ہی پریشان تھا اور اب یہ۔

"اٹھ جائیے، کبھی کبھی ایسا ہو تو شرمندگی ایک فطری عمل ہے، لیکن آپ کو تو اب عادت ہو جانی چاہیے بلکہ جس دن کچھ الٹا نہ کریں اس دن شرمندہ ہو کر اپنا شوق پورا کر لیا کریں۔۔ اٹھو اب!!!" اسے زبردستی دونوں بازوؤں سے پکڑتے اٹھا کر کھڑا کرتے پاس رکھے صوفے پر بٹھایا اور پیچھے ہوا۔

شیلف سے فرسٹ ایڈ باکس کے برابر میں رکھا پین ریلیف اسپرے اٹھا کر اس کے سامنے شیشے کی گول میز پر رکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دومنٹ کے اندر اندر اسے لگاؤ اور جاؤ۔۔" تیز گھوری سے اسے نوازتے واپس اپنی جگہ جا کر" بیٹھتا ایک ایک کر کے فائلز کھولتا گیا۔

"میں می۔۔ میں کھول دیتی ہو۔۔۔"

مہربانی کر کے آپ یہاں سے چلی جائیں تو زیادہ بہتر ہو گا۔۔" اسے اٹھتا دیکھ وہ اب شدید" جھنجھلاہٹ کا شکار ہوا تھا۔

اس کے چہرے کے بگڑتے تاثر دیکھ وہ فوراً پلٹی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"اسپرے لگاؤ پہلے اور پھر انسانوں کی طرح چل کر جاؤ، اولمپک کی ریس کی طرح نہیں۔۔" اس کی جلد بازی پر گہرا طنز کرتا وہ واپس اپنی فائلز پر جھک گیا۔

ہنہہ!! عجیب کہیں کے۔" منہ ہی منہ میں کہتی جلدی جلدی اسپرے کرتی، باہر نکلی۔"

اس کے جانے کے بعد پیچھے کرسی پر بیٹھے چمکتی آنکھوں والے اڑیل سیاست دان نے ایک نگاہ بند دروازے پر ڈالی تھی۔

اسلام وعلیکم! جی! بولیں۔۔"اس کے جانے کے بعد اس نے اپنے فون پر نظر ڈالی جو جانے کب سے وائبریٹ کر رہا تھا۔

"زین،ایک کام ہے تم سے،میں کچھ ڈاکیومنٹس بھیج رہا ہوں اس پر تمہارے دستخط چاہیے۔۔میرا آدمی آرہا ہے جلدی سے کر کے اسی کے ہاتھ بھجوا دو۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اوکے چاچو!! آپ بھیج دیں۔۔میں کر دیتا ہوں۔"

"!!شکریہ شہزادے"

"شکریہ کی کوئی بات نہیں ہے۔۔آپ بھیج دیں۔"کہتے فون رکھا۔باہر کی دنیا کے لے وہ جتنا سخت تھا اپنے گھر کے لوگوں کے لیے وہ اتنا ہی نرم تھا۔اگر کوئی اپنا اسے کہتا "کہ زین

یزدانی اس اندھیرے کنویں میں کود جاؤ جس سے بچنے کی کوئی امید نہیں ہے، کیونکہ مجھے ضرورت ہے" تو وہ بنا سوچ سمجھے کود جاتا۔ہاں اپنوں کے لیے وہ اتنا ہی بیوقوف ہے، اپنوں کی ضرورتوں کے لیے، اپنوں کے لیے وہ کچھ بھی کر سکتا تھا، یہاں تک کہ گناہ اور جرم کا فرق تک بھول جاتا تھا۔اپنوں کے لیے وہ کسی اور کے اپنوں کے ساتھ زیادتی کر جاتا تھا وہ یہ بات بھی قابل غور نہیں سمجھتا تھا۔اپنوں کے لیے وہ صوم و صلوۃ کا پابند لڑکا گناہوں کے دلدل میں دھنستا چلا گیا تھا جس سے واپسی اب ممکن تھی بھی یا نہیں یہ تو نہیں پتہ۔۔پر اصل سوال تو یہ تھا کہ وہ واپس آنا بھی چاہتا تھا یا نہیں۔جس کی آواز میں تلاوت سن کر لوگ سکون محسوس کرتے تھے، جو کم عمری میں مسجد میں اذان دے کر کبھی امامت کرا چکا تھا، آج اسے یاد بھی نہیں تھا کہ وہ دنیا کی اس چکا چوند میں اپنا سارا سرمایہ کھو بیٹھا تھا۔جن اپنوں کو وہ اپنا واحد سرمایا سمجھ رہا تھا وہ اس کی آخری آرام گاہ کا سرمایہ دیمک کی طرح چاٹ رہے تھے۔

اسے معلوم نہیں تھا کہ ان دستخطوں کے پیچھے ایک گھناؤنا سچ چھپا ہوا ہے۔اسے یہ بھی نہیں پتا تھا کہ اس کی بے خبری کسی اور کی زندگی پر بھاری پڑ جائے گی۔

،کاغذ تو خاموش رہے

،مگر ان پر ہونے والے دستخط

،کسی انسان کی چیخ بن گئے

جسے سننے سے وہ بہرہ ہو چکا تھا۔

،جب بھی ضمیر و ظرف کا سودا ہو، دوستو

! قائم رہو حسین (ع) کے انکار کی طرح

آہستہ سے قدم بڑھاتا وہ اس کے قریب آکر کھڑا ہوا۔ پہلی نظر اس کے چادر سے جھانکتے نرم پاؤں پر پڑی تھی اور بس اس کے چہرے کا اطمینان غارت ہوتا چلا گیا، بستر پر لیٹے وجود کے پاؤں سے چادر زرا سی سرکی ہوئی تھی جس کی وجہ سے اس کے زخمی پاؤں اس کی توجہ اپنی جانب کھینچ گئے، جگہ جگہ سے زخمی ہوئے، پھٹے ہوئے پاؤں جن پر شاید مرہم لگایا ہوا تھا جس کی وجہ سے چادر پاؤں سے ہٹائی ہوئی تھی۔

کیا دیکھ رہے ہو؟؟" وہ بہت دیر سے نوٹ کر رہی تھی اپنے پیروں پر اس کی نظریں۔"

"آپ کے پیر۔۔"

"ہمم!!پر کیوں۔۔؟؟"

"آپ اچھا کرتی ہیں جو کبھی موزوں کے بنا باہر نہیں نکلتیں، میں تو کہتا ہوں کہ کمرے سے باہر بھی موزے پہن کر ہی نکلا کریں۔۔!" وہ شروع سے ہجاب نہیں کرتی تھی، آہستہ آہستہ اس نے ہجاب شروع کیا تھا، پھر پیروں کا پردہ شروع کیا تھا، لوگوں کے اختلافات ہیں اس پر لیکن اسے یہ بات صحیح لگتی تھی کہ ہاں پیروں کا پردہ ضروری ہے اور آج اسے یہ بات اور بھی اچھے سے سمجھ آ رہی تھی۔ پیروں میں وہ کشش پائی جاتی ہے کہ جو اپنے دیکھنے والے کو اپنی جانب مبذول کرائے۔ ایسے ہی تو پیر، بال، کلائیوں تک ہاتھ ڈھکنے کا حکم نہیں ہے نا، پردے کو جبر نہ سمجھا جائے اور سمجھا جائے تو یہ مشکل نہیں بلکہ اور حسین امر لگنے لگتا ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کیوں۔۔؟" وہ جو اسے پڑھا رہی تھی اب پین اپنے بالوں میں لگاتی کتاب میز پر رکھتی آئی" بروز ناک پر سمیٹتی بولی۔اس کی بے تکی سی بات اسے سمجھ نہیں آئی۔

آپ کے پیر بہت پیارے ہیں نظر لگ سکتی ہے۔۔" عام سے انداز میں بولتا وہ نظریں اپنی" کاپی پر پھیر گیا۔جبکہ عکس اس کی بات پر مسکرا دی تھی۔

تم پاگل ہو لڑکے۔۔!!" اسے سخت حیرت ہوئی تھی اور پھر مشکل سے روکتی مسکراہٹ" بھی اس کا ساتھ نہ دیتے لبوں پر پوری تاب سے اپنی جلترنگ دکھاتی بکھرتی چلی گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کیا۔۔؟؟" دایان نے اسے دیکھتے اپنا سر اوپر کی جانب ہلاتے آئی برو اٹھاتے پوچھا۔جیسے" اس کا ہنسنا پسند نہیں آیا تھا۔

کچھ نہیں!!بس کافی مضائقہ خیز تبصرہ تھا۔۔!" اپنی ہنسی روکتی بولی۔"

اسے تبصرہ نہیں، تعریف کہتے ہیں اور مضائقہ خیز اس میں کچھ بھی نہیں تھا۔۔" چہرے کے نقوش تنے تھے، جیسے غصّہ آیا ہو۔

"ہاں پر پیروں کی تعریف کسی مزاحیہ بات سے کم بھی نہیں ہے۔۔!!" ہنسی پر وہ قابو پا چکی تھی۔

"آپ سے بات کرنا بیکار ہے، آپ رہنے دیں یہ میں خود ہی سولو کر لوں گا، ورنہ سر سے پوچھ لوں گا۔۔ شکریہ!!" اپنی کتابیں ایسے ہی چھوڑتا وہ یہاں سے اٹھ کر جا چکا تھا۔

اسے اس لڑکی کے پیر ہمیشہ سے بہت اٹریکٹ کرتے تھے، اسے بہت حسین لگتے تھے۔ عجیب بات تھی لوگوں کو آنکھیں، چہرہ، ہاتھ اٹریکٹ کرتے ہیں اسے اس کے پیر بہت پسند تھے۔ یوں تو وہ پوری بہت اچھی لگتی تھی پر اس لڑکی کے بالوں اور پیروں میں ایک الگ ہی کشش تھی۔

آنکھیں بند کرتے کھولتا وہ ماضی کے دریچوں سے باہر آیا تھا۔

خاموشی سے اس کے ہاتھ پر لگی ڈرپ دیکھی، دوسرے ہاتھ پر بھی انجیکشن کا نشان اب تک واضح تھا، اس پر ہوتی نظریں ٹک ٹک کی آواز کرتی مشین پر گئیں۔سب چیزوں کا باریک بینی سے معائنہ کرے کے بعد ایک گہری سانس بھرتے اس نے آنکھیں بند کرتے کھول کر اپنے آپ کو پُر سکون کرنا چاہا۔

سفید بستر پر لیٹی یہ عورت اس کی زندگی، اس کا سکون، اس کی سانسیں سب کچھ تھی۔اسے دیکھ کر ایسا لگا تھا کہ جیسے سانسیں واپس اپنی روانی پر آئی ہوں۔

بہت مشکل سے اس نے اپنی نظروں کو سامنے لیٹی حریفِ جاں پر مرکوز کیا۔سرمئی آنکھیں گہری ہوتی پل میں اپنا رنگ بدل چکی تھیں۔اور گہری ہوتی سرمئی آنکھوں کا یہ منظر اس حریفِ جاں سے چھپ نہیں سکا تھا جس نے اپنے آپ کو اس کی نظروں کا محور بنتے محسوس کر اس کی جانب دیکھا۔

،کچھ بولو گے نہیں ؟؟آج تو بھرپور موقع ملا ہے تمہیں، اپنی دھونس، اپنی برتری جمانے کا" احسان بھی جتا سکتے ہو۔۔آج تو اپنی بھڑاس نکالنے کا پرمٹ مل گیا ہے تمہیں، دیکھو بعد کا

نہیں کہہ سکتی پر ابھی تو نکال سکتے ہو کیونکہ دیکھو ابھی کس طرح کمزور سی اس اسپتال کے بستر پر پڑی ہوں، یہ مشینیں یہ ڈرپ یہاں کی کڑوی بدبو سب، کچھ بھی تو میرے حق میں نہیں ہے۔۔" عام سے انداز میں زہر میں ڈوبے ہوئے الفاظ اپنے منہ سے نکالتی وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ وہ کس قدر تلخ ہو رہی ہے۔اس نے کچھ بھی جان بوجھ کر نہیں بولا تھا،اس کا مقصد کوئی لڑائی جھگڑا نہیں تھا۔وہ تو بس ایسے ہی بس اسپتال کے ماحول سے اکتاہٹ ظاہر کرتی کہتی چلی گئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"صرف میرے ہی ساتھ کیوں؟؟میرے ہی لیے یہ انداز، یہ الفاظ کیوں؟؟آپ پر بھڑاس نکالوں؟؟واقعی؟؟پر کیسے ابھی تو میں خود بہت کمزور ہو چکا ہوں، آپ تو اس بستر کا سہارا لیے ہوئے ہیں، میں تو ان بے جان قدموں پر کھڑا ہوں، جن کی جان آپ ان کچھ گھنٹوں میں نکال چکی ہیں، میری سانسیں دیکھیں آپ سے بھی زیادہ مدھم چل رہی ہیں، آپ کے حق میں تو صرف یہ چیزیں یہ ماحول نہیں ہے، میرے حق میں تو پتہ ہے کیا نہیں ہے؟؟" تفصیل سے اس کے ایک ایک لفظ کے جواب دیتا وہ بستر کے بلکل قریب آچکا تھا۔

اس کے یوں چپ ہونے پر وہ اسے تکتی رہی، جیسے آگے جاننا چاہ رہی ہو، کہ کیا؟؟ بھلا اس کے حق میں کیا نہیں ہے؟

"آپ!!! آپ نہیں ہیں میرے حق میں۔۔"

سرخ آنکھیں ساری رات کے جگے ہونے کا پتہ دے رہی تھیں، اس کا نڈھال وجود اس پر گزرے کچھ گھنٹوں کی مسافت کی داستان سنا رہا تھا، گردن کی ابھری رگیں آج غصّے کا نہیں بلکہ اپنی زرا سی لاپرواہی پر معترف نظر آ رہی تھیں۔ اس سے زیادہ کمزور تو مقابل کھڑا مرد دکھ رہا تھا اسے۔

ایک لمحے کے لیے اسے افسوس نے آن گھیرا، اسے یہ الفاظ نہیں بولنے چاہیے تھے۔

"آپ یہ جان کے کرتی ہیں نا! یہ سب تاکہ میں اپنے اصل مدعے کو فراموش کر کر آپ کی ان کھوکھلی زہریلی باتوں میں کھو جاؤں۔۔" عکس نے کچھ بول کے لیے منہ کھول تھا جب وہ آگے بولا۔ سرمئی آنکھوں کے کناروں پر سرخ ڈورے، عکس حیدر شاہ کو معصوم سے سید

دایان حیدر شاہ کی یاد دلا گئے تھے۔ جو اس کی ویران زندگی میں زندگی کی رمق لے کر آیا تھا۔ جس سے کھیل کر وہ کچھ وقت کے لیے اپنی پھیکی زندگی سے باہر آجاتی تھی۔ لیکن وہ شاید اسے حقیقت میں کھلونا سمجھ بیٹھی تھی۔

"میں نے بس ایسے ہی کہہ دیا تھا، میرا وہ مطلب نہیں تھا، تم تو۔۔"

"کیسی ہیں؟ ٹھیک ہیں یا نہیں؟ جیسے سوال میں۔ نہیں پوچھوں گا اور آئی نو، آپ مجھ سے یہ سوال سننا بھی نہیں چاہیں گی۔۔ کیونکہ مجھے آپ کے دوغلے جواب سننے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے، آپ بس یہ بتائیں کہ آپ کو، آپ کی بیماری کا پتہ تھا؟؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اب کچھ اور قریب آتے ایک ہاتھ اس کے برابر میں بستر پر رکھتے پاس رکھے اسٹول پر بیٹھتے پوچھا۔ نظریں اس کی نظروں میں گاڑھے، ایک لمحے کے لیے ادھر ادھر نہیں ہوئی تھیں۔ گویا نظروں کو بھی اجازت نہیں تھی کہ جھوٹ بولتی۔

"جواب دیں!!"

"تمہارے لیے یہ بات جاننا ضروری نہیں۔۔" مدھم آواز میں کہتی وہ اس سے رخ پھیر گئی، وہ تو نظریں ہٹا نہیں رہتا تھا اسے ہی پہل کرنی پڑی۔

"آپ میری برداشت سے بہت اچھے سے باخبر ہیں، مت کریں ایسے، میرا ضبط آزمانا آپ کو ہی بھاری پڑ سکتا ہے۔۔" سنجیدہ سے انداز میں کہتے اس کے برابر میں رکھتے، ہاتھ کی مٹھی بھینچ گیا۔ جیسے واقعی ضبط کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔

"تمم!! مجھے؟؟ مجھے؟؟ دھمکا رہے ہو؟؟؟" عکس نے تیوری چڑھائے پوچھا۔ ایک لمحے میں ازلی غصّہ عود کر آیا تھا۔

"نہیں!! کبھی نہیں!! لیکن پلیززز!! یہ میری برداشت سے زیادہ ہے، بتائیں۔۔" پل میں سرخ آنکھیں کچھ نرم پڑی تھیں، ہاتھ کی مٹھی کھل چکی تھی، اگر سامنے لیٹی لڑکی کو لگتا تھا کہ وہ اسے نہیں دھمکا سکتا تھا تو وہ نہیں دھمکا سکتا تھا۔

اس لڑکی سے بات کرتے اس کے پاس بیٹھتے جیسے اس کی تھکن اترتی چلی جا رہی تھی۔

عکس حیران کن ہوتی اسے دیکھتی چلی گئی۔ کچھ لمحے پہلے والے تیور، انداز، الفاظ کچھ بھی تو نہ تھا سب بدل چکا تھا۔ مقابل بیٹھے لڑکے کی انا، اکڑ کس حد تک تھی اس سے بہتر کون جانتا تھا۔

"ہاں پتہ تھا، میں ٹریٹمنٹ بھی کروا رہی ہوں، فکر کی کوئی بات نہیں ہے۔۔ بس احتیاط لازم ہے۔۔ اور وہ میں کرتی ہوں۔۔" پتہ نہیں اسے کیا ہوا تھا پر مقابل موجود لڑکے کو اپنی انا اس کے سامنے یوں مٹی کے بت کی طرح ریزہ ریزہ کر دینے پر وہ خود بخود بہت آرام سے اسے سب بتاتی چلی گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"آپ کو، چلیں مجھے نہیں پر گھر میں کسی کو یا کم از کم ماما کو تو بتانا چاہیے تھا۔۔ کوئی تو خیال رکھتا نا!!" وہ بھی نرمی سے بولا۔ جبکہ چہرے سے صاف ظاہر تھا کہ وہ کس تکلیف سے گزرتے یہ جملہ اتنی نرمی سے کہہ گیا ہے۔

"اچھا! کسی کو بتا کر کیا ہونا تھا؟ سب پریشان ہوتے بس، خیال ایسا کچھ تھری نا ہے جو میں خود نہیں رکھ سکتی، اتنا سیریس نہیں ہے سو پریشان نہیں ہو، ہاں لیکن ابھی اس سب میں پیٹ پر جب لگی، تو اس کی وجہ سے درد شدت اختیار کر گیا ورنہ ٹھیک رہتی ہوں، بس وہ دھکا لگنے سے جب پتھروں پر گری تھی نا تو اس وقت پیٹ پر۔۔۔" اپنے آخری جملوں پر اس کے چہرے کا رنگ بدلتا دیکھ وہ چپ ہوئی۔ اپنے لفظوں پر افسوس ہوا۔

"خیر، تم کیوں پریشان ہو گے، تمہیں تو خوش ہونا چاہیے کہ آخر کچھ تو ہے جو تمہاری اس دشمن اوّل کے بھی کس بل نکال باہر کرتا ہے۔۔" اس کا دھیان بھٹکانے کی ایک بے تکی سی کوشش کی گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"میری حریفِ جاں! تو آپ ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں، لیکن آپ کی بات پر خود آپ کی نظریں بھی آپ کا ساتھ نہیں دے رہیں ہیں۔۔ آگے میں کیا ہی بولوں۔۔" "تمہاری" کہنے پر اس کے دل کی زمین پر جو سکون اترا تھا وہ اس کے باقی کے تمام لفظوں کی کڑواہٹ کو جذب کرنے کے لیے کافی تھا۔

اپنے آپ کو اس کا دشمن کہنے والی کس قدر حق سے اس کے دل کی زمین پر اپنا خیمہ زن کیے بیٹھی تھی، شاید ہی وہ کبھی اسے بتا پاتا۔

لوگوں کے حق کے لیے کھڑا ہونے والا خود اپنے دل کی زمین کو اس لڑکی کے قبضے سے آزاد کرانے سے قاصر تھا۔ وہ ایک بہت اچھی وکیل تھی پر مسئلہ یہ تھا کہ وہ اس کے حق میں نہیں تھی، وہ اس سے ہار جایا کرتا تھا۔ وہ اسے ہرا دیتی تھی۔

سمیر سہگل کہاں ہے؟؟" اس کی بات کو نظرانداز کرتے جو وہ کب سے پوچھنا چاہ رہی تھی" اس سے پوچھ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اپنی موت کی الٹی گنتی گن رہا ہے۔" اس وقت سمیر سہگل کا نام اس کا حلق تک کڑوا کر گیا" تھا پر ضبط کرتا جواب دے گیا۔

تم لوگ کچھ نہیں کرو گے، میں یہ کیس خود ہینڈل کروں گی۔۔ اسے اریسٹ کراؤ شانزل" کے ہینڈاور کرو۔۔" بستر پر لیٹے لیٹے بھی وہ غرائی تھی۔

"آپ ہم سب کچھ کریں گے جو ہمیں کرنا ہوگا، ہم آپ کے کام کے بیچ میں نہیں بولتے، آپ ہمارے کام کے بیچ میں نہیں بولیں۔۔اتنا تو میرا حق بنتا ہے۔۔" کہتے ایک طنزیہ مسکراہٹ اس پر اچھالتے نظروں کا رخ بدل گیا۔

"میں اسے ویسے ہی عدالت میں خود سزا دلانا چاہتی ہوں، اس نے مجھے چیلنج کیا ہے، میں اسے بتانا چاہتی ہوں کہ اس بار اس کا سامنا اس کے باپ کے ٹکڑوں پر چلنے والے وکیلوں سے نہیں ہوا ہے۔۔اس کی وہ اکڑ ختم کرنا چاہتی ہوں۔۔۔اور یہ سب اسی طرح ممکن ہے۔۔۔ میرے لیے میری عزت جان سے زیادہ معنی رکھتی ہے۔۔" اس کے ایک ایک لفظ میں پھنکار تھی جسے محسوس کرتے دایان کے بھی رگ و پہ میں شرارے دوڑ گئے تھے۔

"ٹھیک ہے، جیسا آپ چاہیں! ہمیشہ کی طرح۔۔"

گہری سانس بھرتے، لہجے کو نارمل کرتا، اپنا ہاتھ اٹھا کر اس کے ہاتھ پر لگے کینولا کے آس پاس سفید ٹیپ پر پھیرتے ہوئے بولا۔ نظریں بھی اسی ہاتھ پر مرکوز کی ہوئی تھیں۔ جس پر کل

سے اب تک جانے کتنی ڈرپس، انجیکشن کیا کچھ لگ رہا تھا اور ابھی بھی ڈرپس لگ ہی رہی تھیں۔

وہ خاموشی سے اسے سنتی اس کی ایک ایک حرکت بڑی غور سے دیکھ رہی تھی۔نہ روکا تھا نہ ہی کچھ بولی تھی۔اس نے ابھی تک کہا نہیں تھا پر اس کے ہاتھ میں کافی دیر سے درد کے ساتھ عجیب سی چبن بھی ہو رہی تھی اور ہاتھ سن بھی ہو چکا تھا ایسے رکھے رکھے۔اس کے ایسا کرنے پر اسے سکون مل رہا تھا۔

مقابل کے چہرے سے واضح تھا کہ وہ جانتا ہے کہ وہ کیا کر رہا ہے، جیسے اسے پتہ ہو کہ اسے تکلیف ہو رہی تھی اور اس سے نجات دلانے کی خاطر وہ بنا کچھ کہے پوچھے، یہ عمل دوہرائے جا رہا تھا۔

اس سے بات کرتے وہ اس لڑکی کے چہرے کے بدلتے تاثرات اور ہلکے سے ہاتھ کو ہلانے کی کوشش سے جان چکا تھا کہ اسے درد ہو رہا ہے۔لہذا ہلکے ہلکے ہاتھ پھیرتے وہ اس کے دماغ کی توجہ درد سے ہٹا رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کہا جاتا ہے، نرم لمس درد کے سگنلز کو Gate Control Theory اسے عام طور پر وقتی طور پر دبا دیتا ہے، اس لیے درد کچھ کم یا قابل برداشت محسوس ہوتا ہے۔ نفسیاتی طور پر بھی یہ عمل تسلی اور اطمینان دیتا ہے۔ اور مقابل بیٹھا لڑکا اپنی کوشش میں کافی حد تک کامیاب ٹھہرا تھا۔ وہ سکون محسوس کرتی پیٹ میں اٹھتی ٹیسوں اور ہاتھ کی چبن سے غافل ہوتی، اس کو سوچتی آنکھیں موند گئی تھی۔

یہ شخص میرے چہرے کو پڑھنے تک کا ہنر رکھتا ہے، میری آہٹ تک پہچانتا ہے۔۔ پر میں" بھی تو یہی دعوہ کرتی تھی۔۔" اپنے آپ سے کہتی سوچوں میں گم وہ کب نیند کی وادی میں اتری پتہ بھی نہیں چلا۔ اور وہ ویسے ہی بیٹھا آدھے گھنٹے سے اس کا ہاتھ سہلا رہا تھا۔

سر!! آپ کو پلیز باہر جانا ہوگا، ہمیں کچھ سیمپلز لینے ہیں۔۔“نرس نے آکر اسے باہر” جانے کے لیے کہا۔

اوکے! پر خیال سے، ابھی ہی سوئی ہیں اور زرا یہ بھی چیک کر لیجیے گا انہیں تکلیف ہو رہی تھی۔" اس کے کینولہ لگے ہاتھ پر اشارہ کرتا، اطمینان سے کہتا اٹھا۔

"اوکے سر!" نرس نے اثبات میں سر ہلاتے اسے مسکرا کر دیکھا۔

اس کی مسکراہٹ پر بنا کوئی تاثر دیے ایک آخری نگاہ سوئی ہوئی اپنی حریفِ جاں پر ڈالتا وہ باہر آگیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"کھڑوس کہیں کا، اخلاقاً بھی انسان مسکرا دیتا ہے، ہنہہ۔۔!!!" اس کے جاتے ہی اپنے آپ سے بڑبڑاتے نرس اپنے کام میں لگی۔

-

دیبہ!! تم لوکیشن پر پہنچ کر سب تیاری چیک کر لینا اور جو بھی چینجیس تمہیں ضروری لگے ''
''کروالینا، میرا شاید مشکل ہو آنا، آئی ہوپ تم مینج کر لو گی؟؟

''یاشور! میم، میں دیکھ لوں گی آپ بے فکر ہو جائیں۔''

تھینک یو! او کے اللہ حافظ۔۔!'' اسپتال آکر اسے نہیں لگ رہا تھا کہ وہ وقت پر وہاں پہنچ ''
پائے گی لہذا اس نے دیبہ کو فون کر کے انفورم کر دیا۔

تم چلی جاتیں، میں ٹھیک ہوں اور مل بھی چکی ہو، عجیب ہو دونوں، تم بھی جاؤ عناب ''
تمہاری تو یونیورسٹی ہے، اس کا تو پھر خیر ہے، تم جاؤ ورنہ مسئلہ ہو گا، کم اون گو، شام میں
آجانا۔۔''عکس اسے فون رکھتے دیکھ دونوں سے ایک ساتھ مخاطب ہوئی۔

وہ دونوں صبح ہی صبح آگئی تھیں اور زینب بیگم اور باقی گھر والے بھی اس سے مل کر گھر جا چکے تھے۔اس نے سب کے آرام کے خیال سے گھر بھیج دیا تھا پر یہ دونوں اٹھنے کا نام نہیں لے رہی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نہیں! میں یہیں ٹھیک ہوں، میں ویسے بھی ابھی یونیورسٹی نہیں جانا چاہ رہی، دماغ نہیں چل رہا ہے، ابھی کہیں جا کر ہی مسئلہ نہ کر دوں۔۔" بجھے بجھے چہرے سے کھچڑی کا چمچہ اس کے منہ تک لے جاتی بولی۔

عکس نے مہراب کو اشارہ کرتے پوچھا تھا کہ اسے کیا ہوا ہے، جس پر وہ کندھے اچکا کر اپنی لاعلمی کا اظہار کر گئی۔

"کیا ہوا ہے؟؟ پریشان ہو، کچھ ہوا ہے؟؟" مہراب نے اسے دیکھتے پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ہاں! کچھ چیزوں کو اختتام تک پہنچانے کا وقت آ گیا ہے شاید، کبھی کبھی انسان آپ کو اس نہج تک پہنچا دیتے ہیں کہ جہاں آ کر آپ کی سب کچھ جوڑے رکھنے کی کوشش بے سود ٹھہرتی ہے۔۔" تھوڑا توقف کے بعد وہ پھر سے بولی تھی۔

"کیا پیسہ، طاقت رشتوں سے زیادہ ضروری ہوتا ہے؟؟ رشتوں کے پیچھے بھاگتے بھاگتے میں اپنے آپ کو کہیں بہت پیچھے چھوڑ آئی، اور اب، جب مجھ پر سوال اٹھ رہے ہیں تو مجھے پلٹ کر

دیکھنے پر بھی اپنا وجود دھند میں لپٹا دھندلا سا نظر آرہا ہے۔۔ہمیں اپنوں کا احساس مار ڈالتا ہے۔۔!!!"

"صحیح کہہ رہی ہو، یہ احساس ایک بیماری ہے اور بیماری بھی کوئی عام نہیں، بلکہ ایک خاموش بیماری ہے اور خاموش بیماریاں اکثر جان لیوا ثابت ہوتی ہیں، جو اس کا بیمار ہو جائے وہ بس یہ سوچتا رہتا ہے کہ اپنوں کو خوش کیسے رکھنا ہے، کیسے ان کی ہر خواہش، ہر خوشی، ہر چاہ پوری کرنی ہے، ہر کوشش کی وہ کبھی ٹوٹے نہ، کبھی انہیں کوئی دکھ نہ ملے، اپنی ساری محبت ان پر نچھاور کر دے۔۔اور وہ ایسا ہی کرتے ہے، لیکن اس کی اپنوں سے اسے کبھی وہ محبت وہ توجہ وہ اپنائیت وہ احساس نہیں ملتا جو اس مرض کی دوا ہے جو اس بیماری کا اثر ختم کر کے اسے توانا کر سکتا ہے۔"عکس اس کی بات سے متفق ہوتی بولی۔

تینوں کی آنکھیں سنسان تھیں جیسے ایک زمانہ گزرا ہو ان میں ویرانی کو بسیرا کیے۔

کوئی اپنوں کے ہاتھوں بری طرح سے توڑی گئی تھی، تو کوئی کسی اپنے کے دھوکوں کی تشہیر بنی کھڑی تھی، تو کوئی اپنوں کی محبت کی ترسی ہوئی تھی۔

کیا ہوا ہے بتاؤ گی۔۔"مہراب نے اب آنکھیں دکھائیں تھیں۔"

"یار چچاؤں کے تو اتنے رشتے دکھائے ہیں اللہ پاک نے پھر یہ حقیقی دنیا میں چچا ویسے کیوں نہیں ہوتے، اتنی مثالیں ہیں ہمارے پاس، رسولِ خدا کے چچا حضرت حمزہ، حضرت ابو طالب جنہوں نے آپ ﷺ کو باپ کی طرح پالا، امام حسین ع کتنی محبت کرنے والے چچا تھے اور حضرت عباس ع تو اس رشتے کی ناقابل تسخیر مثال ہیں، جن کی محبت بی بی سکینہ بنت الحسین سے رہتی دنیا کے لیے ایک مثالی محبت ہے۔۔کتنے حسین رشتے ہیں ہمارے پاس، کتنی محبتیں ہیں، آخر اتنی حسین مثالوں سے کیوں ہم لوگ سبق نہیں سیکھتے کیوں نہیں سیکھتے کہ ہمیں رشتوں کو کیسے نبھانا ہے۔۔۔؟؟ کیا کسی کے چلے جانے سے یہ محبتیں ختم ہو جاتی ہیں؟ رشتے ٹوٹ جاتے ہیں؟؟؟" کہتے کہتے وہ رو دی تھی۔ان کے سامنے ہی تو اس کے آنسوؤں کا بندھ ٹوٹتا تھا۔

"چاچو نے کل داری سے میرے بارے میں۔۔۔"آہستہ آہستہ وہ ان دونوں کو سب کچھ بتاتی چلی گئی، ہر تلخ کلامی اور وہ تیر سے لفظ جو اس کے دل میں پیوست ہوئے تھے۔

نولز کلب
Clubb of Quality Content!

اسے روتا دیکھ وہ دونوں بھی اپنے آنسوں روک نہیں پائی تھیں۔ مہراب اٹھ کر اس کی طرف آئی تھی اور اسکے کندھوں پر پیچھے سے ہاتھ پھیلاتے اسے اپنی بانہوں میں بھینچ گئی، جبکہ عکس نے اس کا ہاتھ دباتے اپنے ساتھ کا یقین دلایا تھا۔

"بیٹیوں کے لیے باپ کی موجودگی، ان کا حصار بہت ضروری ہوتا ہے، بیٹیوں کے سر پر اگر باپ کا سایہ نہ ہو تو غیر تو غیر اپنے ہی سب سے پہلے گدھ کی طرح نوچ ڈالتے ہیں۔" عناب کی بات پر مہراب کی آنکھوں سے گرم سیل رواں ہوا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"جانتے ہو مجھے سب سے زیادہ اذیت ان زخموں سے نہیں ہوئی تھی بلکہ اس گھٹیا آدمی نے جب یہ کہا تھا کہ 'چچچچ باپ تو تمہارا ہے نہیں' خدا کی قسم اس کا کوئی جملہ میرے چہرے پر ایک شکن نہیں لایا تھا پر اس کا یہ جملہ میری روح تک کو جھنجوڑ کر رکھ گیا، اس جملے نے ایک پل میں میری ساری بہادری ساری طاقت سب کچھ پل میں ڈھیر کر کے مجھے بہت کمزور کر دیا تھا۔۔ بہت کمزور۔۔!!!" عکس نے کہتے اپنی جلتی آنکھیں بند کرتے آنسوؤں کو بہنے دیا۔

آنکھوں کی جلن شاید اسی طرح کم ہونی تھی۔ان دونوں نے بھی اسے رونے دیا تھا۔ہوش میں آنے کے بعد سے چہرے پر سکون کا چڑھا خول اب جو ٹوٹا تھا تو ٹوٹتا چلا گیا تھا۔

زندگی میں مخلص دوست ضروری ہوتے ہیں،ان کے سامنے ٹھیک ہونے کی یا پرفیکٹ ہونے کی مجبوری نہیں ہوتی،کیونکہ دوستوں کے سامنے آپ کو جج ہو جانے کا خوف نہیں ہوتا۔دوستی میں ججمنٹ نہیں ہوتی صرف قبولیت ہوتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ایسے مت دیکھو مجھے،میں جانتی ہوں کہ میں روتی ہوئی بلکل اچھی نہیں لگتی۔۔!!!" کچھ دیر رونے کے بعد عناب کو احساس ہوا تھا اور عکس کی طبیعت کے پیشِ نظر اپنے آنسو پوچھتے زکام زدہ آواز میں بولتے اس نے ٹشو کے لیے ادھر ادھر نظریں دوڑائیں۔

"یہ لو!" مہراب نے پاس سے رکھا ٹشو باکس اٹھا کر اس کی طرف بڑھایا۔"

تم بھی اب آنسو پونچھو، رو رو کر پیٹ میں درد کر لیا ہوگا؟؟" عکس کے آنسو پونچھتے اپنے" بھی آنسو پونچھے۔

ہمم!! ہلکا ہلکا!!" دونوں ہونٹ آپس میں پیوست کرتی بولی جیسے چوری پکڑی گئی ہو۔"

اور تم، بس کرو۔۔!! کتنا رگڑو گی ناک کو، جو کر لگ رہی ہو، ہاہاہا!!" مہراب نے اس کا ہاتھ" پکڑتے روکا تھا۔اس کی ناک واقعی ٹماٹر کی طرح لال ہو رہی تھی جسے دیکھ اسپتال کے کمرے میں عکس اور مہراب دونوں کا قہقہہ گونجا تھا۔ویسے ہی اسے الرجی تھی زرا سی خوشبو، ڈسٹ سے چھینک چھینک کر برا حال کر لیتی تھی اور رونے پر بھی محترمہ کا یہ ہی حال ہوتا تھا۔

دروازے پر کھڑے دو وجود ان کے قرب پر سلگتے ہوئے ایک دوسرے سے اپنی نم آنکھیں چرا گئے تھے۔دونوں کا دل تو چاہا تھا کہ ان لوگوں کی دنیا تہس نہس کر دیں جن کی وجہ سے ان کی پسندیدہ عورتوں اس اذیت سے دوچار ہو رہی ہیں مگر ضبط کرتے آنکھیں میچ گئے کہ یہ عورتیں جوان دونوں کی زندگی تھیں وہ انہیں اس چیز کی اجازت کبھی نہیں دیتیں۔

چھوڑوں گا تو میں اسے کسی حال نہیں، اس کی سانسیں اس پر حرام نہ کر دی تو میں بھی سید" دایان حیدر شاہ نہیں، قسم کھاتا ہوں کہ اپنے پیدا ہونے پر پچھتائے گا۔۔!!!" انگارہ ہوتی آنکھوں کے سامنے عکس کو اخیرہ لہرایا تھا۔

آہ!! حمدان حیدر اپنی زندگی کے دن گننا شروع کر دو کہ سید غزوان عالم کے دشمنوں میں" تمہارا نام لکھ دیا گیا ہے۔" اپنے آپ سے کہتا وہ کمرے کے دروازے سے رخ پھیر گیا تھا۔ حمدان حیدر کی بدقسمتی پر ایک طنزیہ مسکراہٹ اسکے لبوں کا احاطہ کیے ہوئے تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

-

بابا آپ آفس میں؟ خیریت؟؟ مجھے کال کر دیتے۔" ابراج ملک کو یوں اچانک اپنے کیبن" میں داخل ہوتے دیکھ بولی۔

"ارے بابا کی جان! آج طبیعت بہت بہتر تھی تو سوچا ایک چکر آفس کا بھی لگا لیا جائے۔"

اوہ!! آئیں پھر اپنی جگہ پر بیٹھیں۔" انہیں ان کی کرسی پر بٹھاتی خود سامنے رکھی کرسی پر" بیٹھی۔

ارے میری جان یہ سب آپ کا ہی تو ہے اور یہ کرسی بھی، آپ بیٹھو اپنی گہ پر۔۔" وہ اٹھنے" لگے تھے جب وہ انہیں روک گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"اچھا نا بابا ابھی تو بیٹھیں۔۔"

ضدی بچہ!!" بیٹھتے اسے مصنوئی گھوری سے نوازتے بولے۔"

"دو کپ کافی بھجوا۔۔"

"دو نہیں بیٹا تین بولیں۔

دو نہیں، تین کپ کافی بھجوائیں میرے آفس میں۔" انٹر کام رکھتی سوالیہ نظروں سے " انہیں دیکھا۔

"وہ میں نے میر کو بلایا ہے، کام سے تو اس کے لیے۔"

"اوہ!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

بابا یہ فائل دیکھیں، ہماری کمپنی اور میر کنسٹر کشن کو جو کچھ دن پہلے ٹینڈر ملا تھا کہ اس کی " کنسٹر کشن اسٹارٹ ہونے والی ہے، تو یہ میں نے کچھ تبدیلیاں کی ہیں، آپ دیکھ لیں ایک بار تو "پھر میں ایاز انکل کو بھی سینڈ کر دوں گی۔

اوکے بیٹا!!" کہتے فائل کھولی۔"

یس کم ان!"دروازے پر ہوتی دستک سنتے میرال نے اندر آنے کی اجازت دی۔"

یس سر؟آپ نے بلایا؟"اس نے ایک نظر اس پر ڈالتے ابراج صاحب کو دیکھتے پوچھا۔"

ہاں!بیٹھو،میر وہ اس مسلے کا کیا بنا؟؟"مسکراکر میرل کے برابر میں رکھی کرسی کو کھینچ کر" اس سے کچھ فاصلے پر کرتا بیٹھا۔میرال نے اس کی ایک ایک حرکت کا بڑی غور سے نوٹس لیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سب سیٹل ہو چکا ہے،یو ڈونٹ وری اباؤٹ اٹ،کنسٹرکشن بھی اسٹارٹ ہو چکی" ہے۔۔کیس بھی کلوز ہو چکا ہے۔"پروفیشنل انداز میں کہتے اپنے سلکی بال ماتھے سے اوپر کیے۔

گڈ! زبردست!! بھئی تم نے بہت جلدی اور بہت اچھی طرح سے حل کر لیا یہ مسلہ۔۔"

تھینک یو! ینگ مین!! آئی ایم امپریسڈ!" مقابل کی کالی سیاہ آنکھیں چمکی تھیں ان کے جملے پر۔

نہیں سر یہ تو میرا فرض تھا۔" اب بھی ایک نگاہِ غلط اس پر ڈالے بنا بولا۔"

نہیں ینگ مین! بات تو ہے تم میں، تعریف کے قابل تو ہو بھئی تم۔ کیوں میرال بیٹے؟ صحیح" کہہ رہا ہوں نا میں؟؟" کہتے اب میرال کو بھی گفتگو میں شامل کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

سرمئی آنکھیں جو کب سے اسے ہی دیکھ رہی تھیں ان کے کہنے پر ان کی سمت ہوئیں۔

جی بابا!!" اسے گہری نظروں سے دیکھتی بولی۔"

"!یس کم ان"

"!کافی میم"

جی سرو کردیں۔" پیون نے پہلے ابراج صاحب کو دی تھی پھر میرال کو پھر میر کو دیتے"
سائیڈ پر کھڑا ہوا۔

"میم،اور کچھ؟"

نہیں بس، آپ جایئے۔" انداز میں نہ سختی تھی اور نہ ہی نرمی، اس کا ہمیشہ اخلاق سے لبریز"
انداز ہوتا تھا مگر لہجے کی پختگی مقابل کو اپنی حدود سے تجاوز کرنے کی اجازت نہیں دیتی تھی۔

ویسے میر تم بھی دیکھ لو ایک بار یہ چینجز جو میں نے کی ہیں، بابا اور میں تو دیکھ چکے ہیں اور پھر"
میر انٹرپرائز کو میل کر دو، باقی ایاز انکل سے تو میں خود ہی بات کر لوں گی۔" پروفیشنل انداز
میں اس سے کہتی وہ اپنا موبائل فون اٹھا گئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اوکے میم!!" کہتا اٹھ کھڑا ہوا۔"

ایاز انکل!! ناٹ بیڈ!!" منہ ہی منہ میں کہتا وہ اپنی مسکراہٹ چھپا گیا تھا۔"

اوکے سر اب میں چلوں گا، ایک کام ہے۔" اجازت طلب نظروں سے انہیں دیکھتے ہوئے" پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

یس یس، شیور!" مسکراتے اسے اجازت دی۔"

زندگی کا کام ہے وہ اپنی طرز پر چلتی رہتی ہے، حادثے، واقعات، ٹریجڈیز، یہ سب زنگی کا ایک بہت چھوٹا سا حصہ ہیں جو آئے دن پیش آتے رہتے ہیں، بس کبھی ان کا اثر کم ہوتا ہے کبھی زیادہ، کبھی عام، کبھی تلخ، کبھی لمحے میں زائل ہو جاتا ہے، کبھی لمحے کھا جاتا ہے، لیکن زندگی؟؟ زندگی چلتی رہتی ہے، وہ نہ کسی کے لیے رکتی ہے، نہ رکی تھی اور نہ ہی کبھی رکے

گی۔اس کے بہاؤ کے ساتھ چلنے والا زندہ رہتا ہے اور جو اس بہاؤ کے ساتھ نہیں چل سکا، زرا جو لڑ کھڑایا، وہ ڈھے گیا۔روحانی یا جسمانی پر موت لازم ہے۔

ہسپتال میں آئے اسے تین دن گزر گئے تھے اور آج اسے ڈسچارج مل گیا تھا، اس کے ڈسچارج پیپر سائن کر کے وہ کمرے میں قدم رکھنے کی والا تھا جب اس کی کمزور سی آواز اس کی سماعت سے ٹکراتی اس کے قدم کمرے کی دہلیز پر ہی روک گئی۔

"یار! تم اس طرح نہیں سوچو، دیکھنا مجھے یقین ہے آنٹی ضرور تم سے ملے گی۔یہاں تو وہ اس لیے نہیں آئیں کیونکہ ان کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی تو بس اس لیے۔۔"

"کیا؟امی کی طبیعت خراب ہے؟ حد کرتی ہیں امی بھی، انھوں نے دوائی نہیں کی ہو گی اپنی بی پی کی، وہ ہمیشہ یہ ہی کرتی ہیں، بی پی چیک کیا تھا کسی نے؟؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اللہ! عکس تم اب پٹو گی مجھ سے، گھر میں اتنے لوگ ہیں میری جان! اتنا ہلکان نہیں ہوا کرو، اور تمہاری اطلاع کے لیے عرض ہے کہ ہاں آپ بلکل ٹھیک ہیں، آنٹی کا بی پی شوٹ کر گیا تھا اور دوا نہیں لی تھی پر اب دوا وغیرہ کے چکی ہیں اور ٹھیک ہیں بس زرا کمزوری کے باعث گھر والوں نے ہی انھیں منع کیا تھا آنے سے۔" اسے آنکھیں دکھاتی وہ پانا ماتھا پیٹ گئی۔

"شکر ہے اللہ کا، کہ وہ ٹھیک ہیں، تمہیں مجھے پہلے ہی بتا دینا چاہیے تھا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ہمم! تاکہ تم اسی طرح پریشان ہو جاتی اور وہ جو باہر ہسپتال سے جوک کی طرح چپک گیا ہے، ایک لمحے کے لیے بھی پہرداری سے نہیں ہٹ رہا اس کے غصّے کا رخ اپنی جانب کر لیتی۔۔ مانا مجھے زندگی سے کوئی خاص محبت نہیں کر اپنی بہن سے ہے بھئی اور اس کے زندگی بھی رہنا چاہتی ہوں سو پلیز!!۔۔۔"

"کیا؟ وہ ایک بار بھی گھر میں گیا؟"

"آنہاں!!! نہیں بھئی۔۔ عجیب پاگل لڑکا ہے۔"

"!!اسی لیے تو مجھے اس پر غصّہ آتا ہے۔۔اڑیل"

"چلو اب گھر چلتے ہیں اور آنٹی سے ملتے ہیں۔"

نہیں، امی کبھی مجھ سے ملنے نہیں آئیں گی۔۔ میں جانتی ہوں انھیں۔۔"ایک پھیکی سی"

مسکان چہرے پر لاتی وہ اس کے چہرے سے نظریں پھیر گئی۔

عناب بھی خاموش ہو گئی تھی، کیونکہ وہ جانتی تھی کہ وہ صحیح کہہ رہی ہے۔

اس کی تکلیف وہ بچپن سے اپنے دل پر محسوس کرتا آیا تھا، اور آج پھر سے اس کی تکلیف محسوس کرتے اس کے سینے میں کہیں جلن ہوئی تھی۔ فائل کھولتا وہ نارمل سے انداز میں کمرے میں قدم بڑھا گیا۔

اس کے اندر آتے ہی دونوں نے اس کی جناب دیکھا۔

Clubb of Quality Content

عکس کی جانچتی نگاہیں بڑی غور سے اس کے چہرے کو دیکھتی جاننا چاہ رہی تھیں کہ کہیں وہ ان کی باتیں سن تو نہیں چکا۔ مقابل نے اس کی آنکھوں میں دیکھنے سے مکمل طور پر اعتراض برتا تھا۔اس عورت کی آنکھوں میں تیرتی مایوسی اس کو جلتے انگاروں پر لا کھڑا کر دیتی تھی۔

کمرے کی خاموشی کو ڈاکٹر کے ساتھ آتے ہسپتال کے عملے نے توڑا تھا۔

ہیلو! پیاری لڑکی!"ڈاکٹر نے پروفیشنل انداز میں مسکراتے ہوئے پوچھا۔وہ ایک درمیانی" عمر کی فی میل ڈاکٹر تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تو پھر کیسی ہے یہ پیاری سی لڑکی اب؟؟ چھٹی ملنی چاہیے یا نہیں؟؟"

بہت بہتر!!"عکس نے بھی مسکرا کر جواب دیتے سر ہلایا۔"

گڈ!! سو پھر آج تو آپ گھر جا رہی ہیں، لیکن اپنی ڈائٹ کا بہت خیال رکھنا ہے، زیادہ تر ابھی" کوشش کیجیے گا کہ لیکوئیڈ انٹیک رکھیں، اوکے!!"

"ہم! تھینک یو ڈاکٹر"

"یہ تو ہماری ڈیوٹی ہے پیاری لڑکی۔ بس اپنا خیال رکھنا!!" ڈاکٹر نے مسکرا کر کہتے فائل اٹھائی۔

"ویل، شکریہ تو ہمیں کرنا چاہیے کہ آپ جلدی سے ٹھیک ہو گئی ہیں ورنہ ہم سب کو ضرور کسی ڈاکٹر کی ضرورت پڑ جانی تھی۔" ڈاکٹر کے ساتھ آئے جونیئر ڈاکٹرز میں سے ایک چھوٹی سی لڑکی آگے آئی، اسے اپنے سامنے کھڑی یہ فی میل ڈاکٹر جو عمر میں اس سے چھوٹی لگ رہی تھی، نازک سی، گلابی چہرہ اور آنکھوں میں بچوں سی نرمی لیے بہت پیاری اور معصوم لگی۔

عکس نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

یہ جو آپ کے ساتھ ہیں نا یہ مجھ سمیت پورے ہسپتال کو شاید کسی دوسری نیا میں پہنچا دینے والے تھے۔" اس کی چہرے کے تاثرات دیکھتی وہ تفصیل سے بتانے لگی۔ دایان نے پہلے اس ڈاکٹر کو بھورا تھا اور پھر اسے دیکھتا سر جھکا کر اپنی کنپٹی کھجانے لگا۔

"اوہ!! سوری فور دیٹ، یہ۔۔" عکس کو شرمندگی نے آ گھیرا۔ اسے گھور کر دیکھا۔

"ارے نہیں نہیں، پلیز مس، میں تو بس مزاق کر رہی ہوں، ایسے پرواہ کرنے والے لوگ قسمت والوں کو ملتے ہیں۔۔ ہم سب تو بعد میں یہ سوچ رہے تھے کہ، واؤ ہاؤ لکی شی از!!"

اس جونئیر ڈاکٹر کی زبان جیسے جیسے چلتی جا رہی تھی ویسے ویسے عکس شرمندگی کے گڑھے میں دھنستی جاتی، اب دایان کو سخت نگاہوں سے گھور رہی تھی۔

اور سامنے کھڑے وہ صاحب زادے ایسے کھڑے تھے جیسے ان کے بارے میں نہیں بلکہ کسی اور کے بارے میں بات ہو رہی ہو۔ ڈاکٹر کی طرف رخ کیے وہ ان سب سے بہرہ بنا کھڑا تھا۔ جبکہ ڈاکٹر سمیت وہاں موجود سب کے چہرے سے مسکراہٹ جدا ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔ یہاں تک کہ عناب نے بھی مشکل سے اپنی مسکراہٹ دبائی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بس بہت ہو گئی باتیں کم اون!"ڈاکٹر ان کی طرف مڑی تھیں۔"

"!او کے عکس! اللہ حافظ اینڈ ٹیک کیئر"

"!او کے مسٹر دایان"

عکس کا بازو تھپکتی وہ ان سب کو چلنے کے لیے کہتی قدم باہر کی سمت بڑھا گئیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بائے! خیال رکھیے گا اپنا اور ان مسٹر اکڑو کا بھی!!" وہ چھوٹی لڑکی اس کر قریب کان کی"

جانب جھکتے سر گوشی کے سے انداز میں کہتی، ہنستے ہوئے جلدی سے سینئر ڈاکٹر کے پیچھے

بھاگی۔

عکس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس کی اتنا ذلیل کروانے پر اس بد تمیز آدمی کا سر ہی قلم کر

ڈالے۔ جس نے کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی اسے بے عزت کرانے میں۔

جو بھی تھا لیکن کچھ دیر پہلے چھائی اس کمرے کی مایوسی اس لڑکی کی وجہ سے کہیں زائل ہو چکی تھی۔

چلیں؟؟" اس کو دیکھنے سے اعتراض برتتا، عناب کو دیکھتے ہوئے بولا۔"

ہمم!!" جواب عناب کی طرف سے ہی آیا۔"

ایسی حرکتیں ہی نہیں کرنی چاہیے انسان کو کہ جس کے بعد نظر ملانے کے قابل ہی نہ رہے۔۔" باہر نکلتے دایان کی پشت کو غصّے سے گھورتے ہوئے کہتی وہ اسے پلٹنے پر مجبور کر گئی۔"

ویل چیئر منگواؤں یا خود چل کر جائیں گی؟؟ پلٹ کر گہری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے" پوچھا۔

جواب بلکل ہی بات کے برعکس دیکھ وہ شدید جھنجھلائی تھی۔

اسٹریچر منگوا دو۔۔۔" چڑتے ہوئے ناگواری سے طنز کیا۔"

ارے اسٹریچر! کہیں تو اٹھا کر لے جاؤں۔۔؟؟" گہری مسکراہٹ اس کی جانب اچھالتے" اس نے بھی بلا کا طنز کیا تھا۔

کیا ہم چل سکتے ہیں؟؟" اس سے پہلے یہاں ایک جنگ شروع ہوتی، عناب نے بیچ میں بولنا" ضروری سمجھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

جی بلکل!!" مقابل نے فرمابرداری کر سارے ریکارڈ توڑے۔"

ہنہہ!" غصّے سے تنتناتے وہ جلد بازی میں بیڈ سے اترتی تھی اور پاؤں جو کب سے لیٹے" رہنے کی وجہ سے سن ہو رہے تھے اور زخم بھی ابھی کچھ تازہ تھے، ایک دم زمین پر رکھنے سے لڑکھڑا گئے، وہ بری طرح منہ کے بل گرنے والی تھی جب دایان نے لمحے کی بھی دیری کیے بنا اسے کہنی سے پکڑتے سہارا دیا۔

یااللہ!! عکس سنبھال کر!!''عناب بھی ایکدم اس کی جانب لپکی تھی۔ پر اس سے پہلے وہ'' عکس تک پہنچ کر اسے گرنے سے بچا گیا۔

اگر میری آنکھوں پر کم اور اپنی پر زیادہ دھیان دیا ہوتا تو یہ نا ہوتا۔۔''سر دائیں بائیں ہلاتے'' وہ اسے بیڈ پر بٹھا گیا تھا۔

''آپ دونوں رکیں، میں ویل چیئر منگواتا ہوں۔''

کچھ ہی دیر میں اسٹاف بوائے ویل چیئر لے کر کمرے میں داخل ہوا۔

عناب کی مدد سے وہ ویل چیئر پر بیٹھ چکی تھی۔

اس کی پشت پر کھڑے اسٹاف بوائے کا ہاتھ ویل چیئر کو پکڑنے کے لیے جاتے دیکھ وہ اسے فوراً ٹوک گیا تھا۔

رہنے دو، میں کرلوں گا، جاؤ تم۔''سخت آنکھوں سے اسے دیکھتے یہاں سے بھیجا۔''

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اور پھر راہداری میں موجود ہر شخص نے رشک بھری نظروں سے اس لڑکی کو اور اس کے پیچھے اس کی ویل چیئر چلاتے اس عالیشان مرد کو دیکھا تھا۔ سرمئی آنکھیں جس کی نگاہیں صرف اس لڑکی پر تھیں۔

-

"ہو گئے تمہارے سیر سپاٹے؟؟" وہ ابھی گھر میں داخل ہوئی تھی جب سامنے اپنے پورشن میں حمدان صاحب اور حفصہ بیگم کو بیٹھے پایا۔ عالیان اور آیت بھی پاس ہی بیٹھے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

،دوسرے صوفے پر داریہ بیٹھی ہوئی تھی جس کے چہرے پر مٹے مٹے آنسوؤں کے نشان دیکھ اس کا دماغ بھک سے اڑا تھا۔

عکس کے پاس تھی۔۔"انتہائی ضبط سے کہتے وہ داریہ کے قریب آئی۔"

"کیا ہوا ہے؟"

داری؟ کیا ہوا ہے میرا بچہ؟؟" وہ کچھ نہ بولی تو دوبارہ پوچھا۔"

وہ وہ۔۔چاچو کہہ رہے تھے کہ آپ۔۔ گھومتی رہتی ہیں، لوگوں کے۔۔"ٹوٹے پھوٹے" جملوں میں کہتی وہ ضبط کھوتی روتے ہوئے اس کے گلے لگی۔ اسے سمجھ نہیں آیا تھا کہ آگے کیا کہے کیسے بتائے وہ باتیں۔

عناب نے آگے کچھ نہیں پوچھا تھا، وہ جان گئی تھی کہ کس قدر گھٹیا بکواس کی گئی تھی اس کی بہن کے ساتھ۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ششش!! چپ، بس میں آگئی ہوں نا!! شاباش شش!!" اسے چپ کرواتی، تیز نظروں" سے انہیں دیکھتی ہوئی ان کی جانب مڑی۔

"کیا بکواس کی گئی ہے میری بہن کے ساتھ؟؟"

کوئی بکواس نہیں کی گئی ہے، وہ ہی بتایا ہے جو سچ ہے،، بہن کو بھی تو پتہ چلے کہ گھر کے باہر کیا"
"ہوتا پھر رہا ہے۔۔

،چاچو؟؟ آپ؟ آپ کہہ رہے ہیں یہ سب؟؟" وہ حیران نظروں سے انہیں دیکھ رہی تھی"
،سارا غصّہ افسوس کی نظر ہوا تھا۔ وہ اپنے خون کے رشتے کو یوں اپنی ذات کے پرخچے اڑاتا دیکھ
ایک قدم پیچھے ہوئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ہاں!! میں کہہ رہا ہوں، کب تک چپ رہتا، کب تک ہاں؟؟ بولو؟ جب پوری طرح سے"
،ہماری عزت نیلام کر چکی ہوتی، تب؟ تب؟ بولتا!!!! بے غیرت لڑکی!!!!" وہ چیخے تھے
ان پر اس وقت فرعونیت چھائی ہوئی تھی کہ عناب کی آنکھوں کی لاوارثی، اس کے چہرے پر
چھائی یتیمی بھی ان کو یہ گھٹیا لفظ استعمال کرنے سے روک نہیں پائی تھی۔

آپ کھو چکے ہیں پر میں ابھی خون کا لحاظ کھونا نہیں چاہتی ہوں، لہذا بہت تمیز سے کہہ رہی ہوں کہ میرے گھر سے چلے جائیں، ابھی اور اسی وقت یہاں سے نکل جائیں۔۔" وہ واقعی اس وقت کچھ نہیں کہنا چاہتی تھی، وہ ان کے جتنا نہیں گر سکتی تھی۔

"دار یہ آپ کمرے میں جاؤ۔۔!!" اس کے کہنے پر دار یہ اپنے کمرے میں جاتی بند ہوئی۔

"بے غیرت، بے حیا لڑکی، جب پورا پورا دن گھر سے غائب رہتی تھی، تب کہاں جا سویا تھا یہ لحاظ ؟؟؟ جواب دو!! ہمیں جانے کے لیے کہتی ہو؟ جاؤ گی تو اب تم، وہ بھی صرف اس پورشن سے نہیں بلکہ اس گھر سے باہر جاؤ گی، تمہاری جیسی لڑکی کو اپنے گھر میں رکھ کر مجھے اپنے سر نہیں لینی یہ بدنامی، میری بھی ایک بیٹی ہے، تمہارے اس گندے کردار کی سیاہی میں اپنی بیٹی کی زندگی پر نہیں پڑنے دوں گا۔۔" چیختے چلاتے وہ اس کے کردار کی دھجیاں اڑا کر رکھ گئے، ایک لمحے میں اسے جلتے انگاروں پر لوٹا دیا تھا ان کے لفظوں نے۔ حمدان صاحب شاید بھول چکے تھے کہ وہ ان کے بھائی کی یتیمہ ہے، جس کے ساتھ وہ یہ سب کر رہے ہیں۔

حفصہ بیگم بھی آئی بر وچڑھاتی ان کی حمایتی بنی کھڑی تھیں۔آیت منہ پر ہاتھ رکھے اپنی ہنسی روک رہی تھی۔ جبکہ عالیان اب اپنے باپ کے اس قدر سخت الفاظوں پر لال ہوتا ہوا چہرہ لیے، وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا۔

شاید اس میں اتنی غیرت ابھی باقی تھی کہ بہن کے لیے استعمال ہوئے یہ لفظ اسے ناگوار گزرے تھے۔ لیکن بولا کچھ نہیں تھا کہ باپ کے سامنے جانتا تھا، اس کا کہنا بے کار تھا، لیکن وہ اس سے زیادہ یہ سب برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

عناب نے آسودگی سے وہاں سے جاتے عالیان کو دیکھا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چاچو! مت بھولیں کہ آپکی بھی ایک بیٹی ہے، بس کر دیں، یہ یتیمی یہ لاوارثی ہماری اپنی چوائس نہیں ہوتی۔۔ میں آخری بار کہہ رہی ہوں اگر کوئی تماشہ نہیں چاہتے آپ لوگ تو اوپر جائیں۔۔۔!!!!" بہت مشکل سے کہتے اس نے گلے میں پھنستے آنسوؤں کو حلق سے نیچے اتارتے دبے دبے لہجے میں کہا۔

وہ چاہ کر بھی انہیں ان کے انداز میں جواب نہیں دے پا رہی تھی۔

بد دعا دے رہی ہیں؟؟" آیت کا دل دہلا تھا اب۔"

"نہیں نہیں! تمہیں تو کیا یہ بد دعا میں کسی کو نہیں دے سکتی، یقین جانو دنیا میں ایسا کچھ نہیں ، کہ جس کے بدلے میں یہ بد دعا دی جائے اس کے آگے کوئی تکلیف کوئی ازیت کچھ نہیں ہے اور تم تو بہت چھوٹی ہو میری جان، بہت نازک تم یہ برداشت نہیں کر پاؤ گی، یتیمی ولاوارثی کا بوجھ تمہارے یہ نازک کندھوں پر خدا نہ کرے کہ کبھی آئے، یہ یتیمی کا جو دکھ ہے نا یہ روز روز مارتا ہے، یہ لفظ یتیمی خدا نہ کرے کہ کبھی تمہارے لیے استعمال کیا جائے، کچھ ہو جائے یہ بد دعا میں کبھی نہیں کر سکتی تمہارے لیے۔۔ بہت مشکل ہے اسے سہنا، یتیمی کی خاک سے بہتر، قبر کی خاک ہے۔۔ دعا کیا کرو کہ یتیمی کی خاک چہرے پر پڑنے سے پہلے قبر کی خاک سے چہرہ ڈھک جائے۔۔ کیونکہ یتیمی دفن نہیں کرتی زندہ در گور کر دیتی ہے میری جان۔۔" کہتے ہوئے اس کی آواز رندھ گئی تھی پر بلا کا ضبط تھا کہ ایک آنسو جو ٹپکا ہو آنکھ سے۔ ایک لمحے کے لیے حفصہ بیگم اور حمدان صاحب دونوں نے قدم ڈگمگا گئے تھے۔ جبکہ آیت بت بنی کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور آپ! آج برداشت کر گئی ہوں، آئندہ میری بہن سے کوئی اس طرح کی بات کی یا اس" "کے سامنے اس طرح کی کوئی بات کی تو میں بھول جاؤں گی کہ آپ کا اور میرا کیا رشتہ ہے۔ دم سادھے کھڑے حمدان صاحب کی جانب رخ کرتی وہ اپنے مضبوط لہجے سے انہیں بہت کچھ باور کرا گئی تھی۔

کہیں دور، مغرب کی اذان کے بعد مولوی صاحب کی درس کی آواز آرہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ دراصل اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں، اور
*عنقریب وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے۔(سُورۃ النساء)

اس آیت میں پروردگارِ عالم واضح الفاظ میں بتا رہے ہیں کہ یتیموں کا مال کھانا ایسے ہی کہ جیسے کسی نے اپنے پیٹ میں دہکتی ہوئی آگ بھر لی ہو، زرا سی آگ سے انسان کس قدر جھلس جاتا ہے، تو زرا سوچیئے کہ تب کیا ہو گا کہ جب وہ اپنے جسم کے اندر دہکتی ہوئی آگ بھر لے، آگ بھی کوئی عام آگ نہیں، دہکتی ہوئی جہنم کی آگ کہ جو اس کے لیے دائمی ہو گی کبھی نہ ختم

ہونے والی، لیکن یہ لمحہ فکریہ ہے کہ وہ آگ ہم کس وجہ سے اپنا نصیب بنا رہے ہیں؟؟ ان دنیاوی آسائشوں کے لیے؟؟ اس دولت؟ لالچ؟ حوس کے لیے؟؟ رسولِ خدا بچوں سے بے انتہا محبت کیا کرتے تھے پر یتیموں کے ساتھ ان کی نرمی، ان کی محبت ہمارے لیے قابلِ مثال ہے، ہم اپنے آپ کو سنت کا پابند کہتے ہیں؟؟ ہم یہاں چھوٹی چھوٹی سی باتوں کو بے بنیاد ، باتوں کو وجہ بنا کر اس پر لڑنے مرنے کو تیار رہتے ہیں

لیکن کیا ہم اپنے رسول کی کہ جسے خدا نہ ہمارے لیے مثال بنا کر بھیجا، ان کی پیروی کر رہے ہیں؟؟ کیا انہوں نے ہمیں یتیموں کے ساتھ حسنِ سلوک کا درس نہیں دیا؟؟ کیا انہوں نے یتیموں کے سر پر ہاتھ رکھنے کی تلقین نہیں کی؟؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

قرآنِ مجید میں یتیموں کا ذکر بار بار آیا ہے تا کہ معاشرہ یہ سمجھے کہ، یتیم ہمارے لیے اللہ کے رحم کا امتحان ہیں۔ جو یتیم کو دبائے، وہ دراصل اللہ کے حکم سے منہ موڑتا ہے۔ دراصل یہ ہمارا امتحان ہوتا ہے، ہمارے اخلاق کا ہمارے سلوک کا ہماری محبت، ہمارے خلوص، ہماری نرمی کا۔ پر افسوس کے ساتھ کہ ہم اس میں بری طرح سے ناکام ٹھہرتے ہیں۔

:ایک اور جگہ خدا نے فرمایا

پس یتیم پر ہرگز سختی نہ کرو۔(سورۃ الضحیٰ)

خدا نے ہر طرح سے یہاں یتیموں پر سختی کرنے سے روکا ہے اور بھی جگہ واضح طور پر یتیموں کے ساتھ سختی سے روکا گیا ہے۔

:یتیم پر ظلم کی پہچان

یتیم کو دھکے دینا⟵دین کو جھٹلانا

یتیم کا مال کھانا⟵جہنم کی آگ

یتیم کی عزت نہ کرنا⟵اخلاقی زوال

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ سب باتیں قرآن نے واضح الفاظ میں بیان کی ہیں۔

وہ جو پہلے ہی اپنا سائبان کھو چکے ہوتے ہیں، جن کے دل درد سے کرب سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں ان پر ظلم کرنا ہمارے نبی کا درس تو نہیں ہے۔یہ سب کر کے ہم کس کی پیروی کر رہے ہیں؟؟ ہم اپنے آپ کو محمد (ص) کا امتی کہنے والے کیا واقعی ان کی پیروی کر رہے ہیں؟؟ کہیں ہم اس یزید کی پیروی تو نہیں کر رہے کہ جس کی نیند میں ایک چھوٹی سی بچی کی سسکیاں خلل بنتی تھی، جو ایک کتنے ہی معصوم بچوں کے ساتھ ایک چھوٹی سی معصوم بچی کو

یتیم کر گیا تھا، کی جس کے سر پر ہاتھ رکھنے کے بجائے گوشوارے چھینے گئے، جس پر ظلم کی انتہا کی گئی؟ جسے زندان میں بند کیا گیا؟؟

ہم کہاں ہیں؟؟ ہم کس کی پیروی کر رہے ہیں؟؟ ہم کس کا ہاتھ تھام بیٹھے ہیں؟ اور کس کا چھوڑ بیٹھے ہیں؟؟ ہمیں اپنا موازنا کرنے کی اشد ضرورت ہے، ہمیں اپنے آپ کو راہِ راست پر لانے کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالٰی سے دعا ہے کہ ہمیں ہمارے نبی محمد (ص) اور اہلبیتِ اطہار (ع) کی جانب پھیر دیں، ہم ان کی پیروی کرتے ہوئے انہیں دیکھتے ہوئے پروردگارِ عالم کے راستے پر چلتے ہمیشہ راہِ راست پر رہیں اور جو اگر بھٹک گئے ہیں تو پرودگار کی بتائے سیدھے راستے پر آجائیں۔ بے شک وہ رب بہت مہربان ہے۔ نیکی کی راہ طلب کرنے والوں کو تنہا نہیں چھوڑتا۔ خدا ہم سب کو یتیموں کے ساتھ رحم اور شفقت کرنے والوں میں کر دے۔

-

رات کے نو بج رہے تھے اور سب آہستہ آہستہ ڈائننگ ٹیبل پر آتے اپنی جگہ پر بیٹھتے جا رہے تھے۔ اکثم ابھی تک نہیں آیا تھا۔

کیسا چل رہا ہے سب؟؟ کوئی مسلہ تو نہیں ہو رہا تمہیں یہاں سب سیٹ اپ کرنے میں؟؟"
ایاز صاحب نے مہراب کو دیکھتے پوچھا۔"

نہیں بھائی! سب ٹھیک ہے اللہ کا شکر ہے!!" بالوں کو میسی سے جوڑے کی شکل دی ہوئی
تھی۔ شہد رنگ آنکھوں سے بار بار تنگ کرتے غازی کو گھورتے ہوئے بولی۔

ہمم! صحیح گڈ! غازی تنگ نہیں کرواسے، کھانا کھانے دو۔۔" مسکرا کر اس سے کہتے پھر"
غازی کو ٹوک گئے۔

"کیا بابا! آپ بھی کچھ نہیں کر رہا۔۔"

آنی دے دیں نا! نہیں کریں بھئی۔۔" اس سے اپنا آئی پیڈ چھینا چاہا۔"

نا ولز کلب
Clubb of Quality Content!

کتنی بار کہا ہے کھانے کے وقت نو گیجیٹس!" آنکھیں دکھاتے بولی۔"

اہم اہم!" کھانستے ہوئے اپنی موجودگی کا احساس دلاتا وہ مہراب کے سامنے ولی کرسی پر آکر"
بیٹھا۔

اکشم!! اب ہاتھ کا زخم کیسا ہے؟" فاطمہ بیگم نے اس کے ہاتھ کو دیکھتے پوچھا۔"

ٹھیک ہے بھابھی! اب تو بلکل ٹھیک ہے، ڈونٹ وری۔" انہیں اطمینان دلاتے، بریانی"
کی ٹرے اٹھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔ ساتھ ہی سامنے سے مہراب نے بھی ٹرے کو تھاما تھا۔
دونوں میں سے کسی نے بھی ہاتھ پیچھے نہیں کیا تھا۔ ایاز صاحب اور فاطمہ بیگم تو پریشانی سے
ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ جبکہ غازی اور زیب شرارتی نگاہوں سے ان دونوں کو دیکھ رہے
تھے۔ جیسے کوئی میچ چل رہا ہو۔
جبکہ وہ دونوں ٹرے پر ہاتھ رکھے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے ایک کی آنکھوں میں کھلا
چیلنج تھا تو ایک کی آنکھوں میں شرارت۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تمہیں کیا لگتا ہے،مانو بلی !آنی چھوڑے گی یا چاچو ؟؟"غازی نے رازداری سے اس کو آگے "
آنے کا اشارہ کرتے پوچھا۔

"چاچو جیتے گے،آنی ہی چھوڑے گی۔۔"
وہ بھی سامنے سے پوری ٹیبل پر جھکتی اس کے قریب ہوتی رازداری سے آنکھیں نچاتی بولی۔
دونوں اس طرح بات کررہے تھے جیسے ڈائننگ ٹیبل پر نہیں بلکہ کسی فٹ بال کے میدان میں بیٹھے ہیں اور اپنے پسندیدہ پلیئرز پر تبصرے کررہے ہوں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نہیں آنی جیتے گی۔۔"

نہیں چاچو جیتے گے۔۔"دونوں کی بحث کرتے کرتے زرا آواز اونچی ہوتی ایاز صاحب کے "
کان تک پہنچی۔
جس پر انہیں صحیح سے غصّہ آیا تھا ان کی اس بچکانہ بحث پر۔

غازییی!!!"آنکھیں دکھاتے غازی کو سیدھا ہونے کا اشارہ کیا جو پورا کا پورا ٹیبل پر لیٹ ہی گیا تھا زیب سے بات کرنے کے چکر میں۔

"ڈش چھوڑیں ں ں!!"مہراب نے پہل کی۔"

"چھوڑیں ں ں ں ں"زیب تو بے ہوش ہوتے ہوتے بچی تھی مہراب کے اکشم کو تانی عزت دینے پر۔جبکہ باقیوں کا حال بھی اس سے جدا نہ تھا۔سب ہی کے لیے مہراب کا یہ طرزِ تخاطب نیا نیا تھا۔ابھی تک مہراب کی ان سب کے سامنے اکشم سے بات جو نہیں ہوئی تھی۔

"نہ چھوڑوں تو؟؟"اکشم نے بھی آئی برو اچکاتے پوچھا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شکر ہے چاچو وہ ہی ہیں !! یہ آنی کو کیا ہوا ہے؟ اتنی عزت !! واہ بھئی، ہمارے چاچو تو بڑے" لکی نکلے، چلو آنی ناراض ہوئی پر عزت دے گئیں بھئی چاچو کو۔۔" غازی تو اپنا قہقہہ روکتا زیب سے اپنا خیال بیان کر گیا۔

دونوں ایسے کومنٹری کر رہے تھے جیسے واقعی کوئی میچ چل رہا تھا۔

آگ لگے بستی میں غازی، زیب اپنی مستی میں۔

میں نے کہا ڈش چھوڑیں مسٹر !!! پہلے میں ہاتھ بڑھایا تھا۔" مہراب نے جھنجھلاتے ہوئے" ڈش تھوڑی سے اپنی جانب کرنی چاہی۔ جسے اکشم کی گرفت نے ناکام کر دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہئی لا !!!! مسٹر !!!! سولڈ عزت مل رہی ہے چاچو کو۔ واہ بھئی چاچو کے ستارے تو" عروج پر لگ رہے ہیں۔۔" زیب پھر کومنٹری کرنے سے باز نہیں آئی تھی۔ جبکہ اس کی بات پر پاس بیٹھی فاطمہ بیگم نے اسے آنکھیں دکھائیں۔

میں نے بھی کہا کہ نہ چھوڑوں تو؟؟؟" وہ بھی اپنی ضد کا پکا تھا۔ ایسے تو ایسے ہی صحیح۔"

مسٹر ابھی پیار سے کہہ رہی ہوں، اگر۔۔۔“اس کے الفاظ ابھی پورے بھی نہیں ہوئے" تھے کہ مقابل کے ہاتھ ڈش سے ہٹ گئے تھے۔

پیار سے تو کچھ بھی!!!“گہری مسکراہٹ اس کی جانب اچھالتا وہ معنی خیزی سے بولا۔” جبکہ اس کی بات پر ایاز صاحب نے غصّے سے اسے گھورا تھا اور فاطمہ بیگم تو منہ پر ہاتھ رکھتی اپنی مسکراہٹ چھپاتی چہرہ ہی جھکا گئی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

دوسری طرف غازی ایک آئی برو اوپر نیچے کرتا زیب کو چڑھا رہا تھا۔

“دیکھا میں جیت گیا۔”

کیا چاچو؟ ہار گئے اور مجھے بھی ہرا دیا۔“منہ پھلاتی اکشم کا بازو ہلاتی، ناراضگی کا اظہار کر گئی۔”

چاچو کی جان! اگر چاچو کی ہار جیت سے تمہاری ہار جیت ہے، تو پھر تم جیت گئی ہو کیونکہ " تمہارے چاچو آج جیت گئے ہیں۔ سوانجوائے ود آہیپی فیس!!"اس باتوں کا مفہوم وہاں بیٹھا کر شخص سمجھ چکا تھا۔

اس کی بات سنتے مہراب پلیٹ آگے کرتی خفت سے سرخ پڑتی یہاں سے اٹھ چکی تھی۔ جبکہ زیب غازی کو زبان دکھا رہی تھی کہ دراصل تو وہ جیتی ہے۔ جبکہ غازی اب مہراب کی چھوڑی ہوئی پلیٹ میں نکالی گئی بریانی سے لطف اندوز ہوتے کھانے میں مگن تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ویسے آج بریانی اچھی بنائی ہے ماما۔۔کچھ زیادہ ہی ذائقہ دار ہے۔"

تم چلو زرا میرے ساتھ میں تمہیں بتاتا ہوں ذائقہ کیا ہوتا ہے۔۔"اکثم نے اسے ترچھی " آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

بابا!!"بے بسی سے ایاز صاحب کو دیکھا۔"

میری بلا سے۔۔"ایاز صاحب تو دونوں سے ہی سخت نالاں تھے۔"

عالم پیلس میں ہر طرف خاموشی کا راج تھا۔صرف حمنہ بیگم کے کمرے سے روشنی آرہی تھی۔

دادو ایک بات بتائیں، کیا آپ کو واقعی بڑی پھپھو کی یاد نہیں آتی؟؟" غزوان نے آج پہلی بار حمنہ بیگم سے یہ سوال کیا تھا۔کوئی ان کا نام نہیں لیتا تھا اس گھر میں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

آتی ہے، بہت آتی ہے پر تمارے دادا نے کبھی اسے معاف نہیں کیا، پھر تمہارے باپ نے "اسے ڈھونڈنے کی کوشش کی پر اس کا کچھ پتہ نہ چلا اور بس پھر ہم نے امید ہی چھوڑ دی۔ ان کی آنکھوں میں یکدم اپنی بڑی بیٹی کا نام سنتے آنسوں آئے تھے۔

"اگر میں کہوں کہ مجھے ان کا پتہ چل چکا ہے؟تو؟؟"

"تم سچ کہہ رہے ہو غزوان؟؟ سچ بتاؤ دادو کی جان؟؟" وہ تو خوش ہو اٹھی تھیں۔"

"انہیں لے آؤ، کہاں ہیں وہ لوگ کیسے ہیں؟ ٹھیک تو ہیں نا؟؟ میں بہت دعا کرتی ہوں ان کے لیے؟؟ بچے بھی ہونگے نا ان کے؟؟ کیسے ہیں؟؟" ایک ساتھ کئی سوالات کرتی وہ اسے گہری سانس لینے پر مجبور کر گئیں۔ وہ کیسے بتاتا انھیں کہ جن کی بوڑھی آنکھوں میں اپنی بیٹی سے ملنے کے کئی دیپ جل اٹھے تھے۔

"جی دادو! سب ٹھیک ہیں اور جی! بلکل ان کی دو پیاری پیاری بیٹیاں ہیں، ایک تو بہت پیاری ہے معصوم سی گڑیا جیسی، لیکن دوسری شیطان کی خالہ ہیں محترمہ، غصّہ تو ان کی ناک پر رہتا ہے، لوگوں کے بارے میں مفروضے قائم کرنے میں ماہر ہیں۔۔ پاگل ہے بلکل۔۔ ویسے چھوٹی والی بلکل آپ کی بیٹی کی کاپی ہے۔۔" انہیں تفصیل سے بتاتے، آخر میں شرارتی انداز میں مسکرایا۔ اس کے انداز پر وہ روتے روتے ہنس دی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کوئی نہیں دونوں بہت پیاری اور اچھی بچیاں ہونگی، بلکل میری بیٹی کی طرح سلجھی ہوئی نیک طبیعت کی خوبصورت شہزادیاں۔۔" دادو نے اس کے کندھے پر چپت لگاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے بھئی، ابھی نواسیاں آئیں نہیں ہیں کہ پوتے کو مار رہی ہیں، کل تو شاید گھر سے ہی نکال باہر کریں گی۔۔" مسنوئی ناراضگی دکھاتے کندھا سہلاتے ہوئے بولا۔

نہیں دادو کی جان، اپنے سارے بچوں میں میری جان ہے، مجھے تم دونوں ہی عزیز "ہو گے۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"چھوٹی والی کو آپ عزیز رکھ لیں پر وہ دوسری والی محترمہ۔۔ نہیں بھئی۔" حمنہ بیگم نے پہلی بار اپنے بڑے ہوتے کی آنکھوں میں یہ چمک دیکھی تھی جو کسی لڑکی کے ذکر پر بارہاں اس کی گہری بھوری آنکھوں کا رنگ بدلتی، خوش کن تاثر پیش کر رہی تھی۔ وہ بھی اس لڑکی کے ذکر پر جس کے لیے جناب کے پاس صرف شکایتیں تھیں۔

یہ تو غلط بات ہے، پھر اسے عزیز کون رکھے گا؟؟“حمنہ بیگم نے بھی شرارتی انداز میں کہا۔”
وہ بھی اس کی دادی تھیں۔

آپ پریشان نہ ہوں کوئی تو ہو گا، جسے وہ عزیز ہو گی!!“ کہتا وہ ان کی گود میں سر رکھ کر”
آنکھیں موند گیا۔ایک چہرہ تھا اس کی بند آنکھوں کے پیچھے آتا اسے مسکرانے پر مجبور کر گیا۔
حمنہ بیگم مسکرائے بنا نہ رہ سکیں۔

بیڈ پر لیٹی سونے کی کوشش میں کروٹیں بدلتے وہ اپنے ماضی کے ایک تلخ باب کو کھول بیٹھی
تھیں۔

ماضی

!!!بھابھی، بھابھی

Clubb of Quality Content!

"کیا ہو گیا ہے ثانیہ؟ آرام سے کہاں جا رہی ہو؟ اِس حالت میں ادھر آؤ، بیٹھو ادھر۔۔"

زینب بیگم نے کچن میں میز کے قریب کرسی کھسکا کر انہیں آرام سے بٹھایا۔

"بھابھی، میں کب سے آپ کو بول رہی ہوں، آپ کو پتہ ہے نا، مجھے آپ ہر وقت اپنے پاس

چاہیے ہیں، پر آپ میری سُنیں تب نا۔۔"

ثانیہ، ویسے تو بہت انٹروورٹ ٹائپ کی شخصیت کی تھیں، پر اپنے گھر والوں سے بہت محبت

کرنے والی تھیں، خاص کر زینب بیگم سے بہت زیادہ اٹیچ تھیں۔

ابھی بھی لاڈ سے زینب بیگم کا ہاتھ پکڑتے ہوئے، ان سے شکوہ کرتی، سنجیدہ سی ثانیہ نہیں دکھ

رہی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"کیا بات ہے؟ کہو، میں تمہارے لیے تمہارا پسندیدہ بادامی دودھ بنا رہی تھی۔ لو پیو، اور اب

بتاؤ، کیا ہوا، کیوں بلا رہی تھیں؟"

زینب بیگم نے پیار سے ان کی طرف دیکھتے ہوئے دودھ کا گلاس ان کے ہاتھ میں تھمایا اور

برابر والی کرسی پر آ کر بیٹھ گئیں۔

"بھابھی، وہ مجھے یہ بتانا تھا کہ امی وغیرہ آج کچھ دن کے لیے آرہے ہیں، تو آپ سب انتظام دیکھ لیں گی نا؟" ثانیہ نے خوشی اور پریشانی کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ اپنی بہنوں اور ماں کے آنے کا بتایا۔

ثانیہ کا میکہ لاہور میں تھا، تو جب وہ لوگ آتے، کچھ دن رک کر جاتے تھے۔

"ارے ہاں میری جان، میں سب دیکھ لوں گی، تم فکر مت کرو، بس آرام کرو اور ان کے ساتھ انجوائے کرنا۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زینب بیگم نے پیار سے ہنستے ہوئے کہا۔

، دراصل، ثانیہ بہت جلد ماں بننے والی تھیں اور پورا گھر اس خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا کیونکہ یہ دن شاہ ویلا میں کافی سالوں بعد آرہا تھا۔

زینب بیگم اور احتشام صاحب کی شادی کو پانچ سال گزر چکے تھے، لیکن اب تک اولاد کی نعمت سے محروم تھے، جس کی وجہ سے زینب بیگم بہت رنجیدہ رہتی تھیں۔ پر احتشام صاحب ہمیشہ انہیں حوصلہ دیتے اور اللہ پر بھروسہ کرنے کے لیے کہتے تھے۔

جب سے ثانیہ نے یہ خوشخبری سنائی تھی، مانو پورا گھر ہواؤں میں اُڑ رہا تھا، اور حیدر شاہ نے تو پورے علاقے میں مٹھائیاں بھیجوادی تھیں، اور غریبوں میں تحائف تقسیم کیے تھے۔

زینب بیگم تو خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھیں۔

انہوں نے ثانیہ کو بالکل اپنی چھوٹی بہنوں کی طرح سمجھا تھا، کبھی دیورانی نہیں سمجھا، تو خوشی بھی سب سے زیادہ ان ہی کی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دن گزرتے گئے اور پھر ایک دن، اک خوبصورت سی پری اس دنیا میں آگئی، پورے شاہ ویلا میں رونقیں بکھیرتے ہوئے۔

سب خوشی سے پاگل ہو رہے تھے، اور اسی خوشی میں پورے علاقے میں مٹھائیاں اور تحائف بانٹے گئے۔

اس گھر کی پہلی خوشی، پہلی رونق پر سب بہت خوش تھے۔

مگر اسی شام، شاہ ویلا والوں کے آنگن میں اس پری کے آنے سے خوشیوں کا ٹھاٹھے مارتا سمندر بہہ اٹھا تو دوسری طرف یہ شام ساتھ ہی اک درد بھی ان کے دامن ڈال گئی۔

سب بہت افسردہ تھے، سب کے دل اک لمحے میں دونوں احساسات کے لیے تیار نہیں تھے۔

اک جگہ خوشی تھی، تو اک جگہ تکلیف، اور دونوں ہی برابر تھیں۔

پر شاہ ویلا کے مکینوں نے اس میں اللہ کی بہتری سمجھ کر، اللہ کی رحمت پر جی جان سے شکر ادا کیا، اور اللہ کے امتحان پر ثابت قدم رہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پر وہاں کوئی ایسا بھی تھا جو یہ پھول سی معصوم بچی کے نرم سے چہرے میں تلخیاں اور اپنا کربناک ماضی دیکھ رہا تھا۔۔

"بھابھی، یہ کتنی پیاری ہے نا؟ بالکل مجھ پر گئی ہے۔۔ میری جان ہے یہ بھابھی۔۔"

زیشان نے ننھی سی شہزادی کو گود میں لیتے ہوئے پیار سے کہا۔

"مجھے بھی گود میں لینا ہے، بھائی۔۔"

"نہیں، بس اب بہت دیر ہو چکی ہے، سب آرام کرو، بھائی بھابھی کو بھی آرام کرنے دو۔۔"

مریم بچی کو لینے کی باری پر تھی، کہ بانو بیگم نے آکر سب کو آرام کا کہا اور کمرے سے روانہ کرنا چاہا، کیونکہ وہ جانتی تھیں کہ ثانیہ، زیشان اور باقی سب بھی تھکے ہوئے تھے۔

خاص کر ثانیہ کو کچھ پل سکون کی ضرورت تھی، کیونکہ ہسپتال میں ایک ہفتہ گزار کر سب بہت تھک چکے تھے، اور جو دکھ اس خوشی کے ساتھ ملا تھا، وہ بھی کم نہیں تھا۔

ڈاکٹرز نے ثانیہ اور بچی کو انڈر آبزرویشن رکھا ہوا تھا، اور اب جب دونوں بہتر تھے، تو آج ڈسچارج کر دیا گیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

، جس طرح کا ویلکم سوچا تھا، حالت کے پیش نظر وہ ممکن نہیں تھا، پر خوشی بھی قابل دید تھی تو پورا شاہ ویلا جمع تھا، لائن میں لگے اس حسین پری پیکر سے ملنے کے لیے۔

ثانیہ، کیا سوچ رہی ہو؟" زیشان شاہ نے اپنے مخصوص انداز میں پوچھا تھا۔"

کچھ نہیں..." ثانیہ نے سرسری سا جواب دے کر اپنی آنکھیں موندلیں۔"

ثانیہ، کیا نام رکھیں اس کا؟ سوچا تم نے کوئی نام؟ میں نے ویسے بہت سارے نام پہلے ہی سوچ رکھے ہیں، مگر تم بتاؤ، تم نے کیا۔۔۔"

بس کر دیں، چپ ہو جائیں! کیا نام، نام لگا رکھا ہے؟ آپ کیسے بھول سکتے ہیں؟ اتنی جلدی کیسے فراموش کر دیا؟ کیا ابھی بھول گئے ہیں کہ ایک ہفتہ پہلے کیا ہوا تھا؟ آہ!!"

ثانیہ اچانک غصے سے چیختے ہوئے ہاتھوں پر چہرہ رکھ کر رونے لگیں۔

کیا ہو گیا ہے ایسا؟ یہ بات تم کہہ بھی کیسے سکتی ہو؟ ثانیہ، نہیں بھولا میں... مگر جو خوشی آئی ہے، کیا اس سے منہ موڑ لوں؟ کیا اللہ کی دی ہوئی رحمت کو فراموش کر دوں؟ کیسی باتیں کر رہی ہو؟ ہو کیا گیا ہے؟" زیشان شاہ نے سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ انہیں دیکھتے ہوئے کہا۔ ان کی آنکھیں ضبط سے سرخ ہو رہی تھیں، جیسے وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں ثانیہ بیگم سے شکوہ کر رہے ہوں کہ کیا میں اتنا بے حس لگتا ہوں؟

ثانیہ بیگم نے ان کی جانب دیکھتے اپنے آنسو پوچھتے بستر سے ٹیک لگاتے ماتھے پر کہنی رکھتے آنکھیں بند کر گئیں۔

زیشان شاہ نے بھی فی الحال خاموش رہنا بہتر سمجھا اور خاموشی سے لائٹس آف کر کے، بغیر کپڑے بدلے، برابر میں کروٹ لے کر لیٹ گئے۔

دونوں کی رات آنکھوں میں کٹنی تھی، دونوں کو ہی نیند نہیں آنی تھی۔

،اور پاس ہی خوبصورت سے جھولے میں لیٹی معصوم سی شہزادی، اپنے مستقبل سے بے فکر میٹھی نیند میں کھوئی ہوئی تھی۔ خدا ہی جانتا تھا کہ اس کی یہ نیند کب تک پُر سکون رہنی تھی اور آگے اس کی زندگی میں کیا لکھا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پرندوں کی چہچہاہٹ اور صبح کی ٹھنڈی، تر و تازہ ہوا کے ساتھ سورج کی سنہری کرنیں ہر طرف بکھرتی، ایک نئے دن کے آغاز کا پتہ دے رہی تھیں۔

زینب بیٹے، ناشتہ لگوادیں جلدی سے، سب نیچے آرہے ہیں۔" بانو بیگم نے میز پر بیٹھتے" ہوئے کہا۔

"جی اماں، بس ابھی لگواتی ہوں۔۔۔"

ہاٹ پاٹ ہاتھ میں لیے آتی زینب بیگم نے جواب دیا۔

ناشتہ میز پر لگ چکا تھا اور تقریباً سب ہی نیچے آچکے تھے، سوائے ثانیہ اور زیشان شاہ کے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

رُخسانہ بیٹے، آپ جا کر ذرا ثانیہ اور زیشان کو بلالائیں، اور پوچھ لیں کہ اگر وہ اپنے کمرے"
"میں ہی ناشتہ کریں گے تو بھجوادوں؟

بانو بیگم نے رُخسانہ شاہ سے کہا، جو ان کے سب سے چھوٹے صاحبزادے حسان شاہ کی بیوی تھیں۔

"جی اماں۔۔"

رُخسانہ جواب دیتی اوپر کی طرف چل دیں۔

"!بھابھی، بھائی"

رُخسانہ نے دروازہ ناک کرتے ہوئے اجازت طلب کی۔

"ہمم، آجائیں۔۔"

زیشان شاہ نے اجازت دی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"اماں آپ لوگوں کو نیچے ناشتے پر بلا رہی ہیں، اور پوچھ رہی ہیں کہ اگر یہیں ناشتہ کریں گے تو بجھوا دوں؟"

"نہیں نہیں، ہم نیچے ہی آ رہے ہیں۔۔"

زیشان شاہ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوکے بھائی۔۔"

رُخسانہ کہتی سائیڈ سے جھولے میں لیٹی بچی کو دیکھنے لگی۔

"آج اتنی دیر کر دی؟اور ثانیہ بیٹی کہاں ہے؟"

حیدر شاہ نے زیشان شاہ کو بیٹھتے دیکھ کر کہا۔

جی باباجان، دیر ہو گئی بس۔۔اور ثانیہ کو بھوک نہیں تھی،ابھی ناشتہ نہیں کرے گی،بعد"

"میں بھوک لگے گی تو کرلے گی۔

یہ کہتے ہوئے زیشان شاہ نے اپنے گلاس میں جوس نکالا۔

سب ناشتے میں مصروف ہو گئے، مگر زیشان شاہ نے صرف جوس پر ہی اکتفا کیا اور کچھ سوچنے میں محو ہو گئے۔

یہ دیکھ کر بانو بیگم فکر مندی سے بیٹے سے مخاطب ہوئیں تھیں۔

"کیا ہوا زیشان بیٹے؟آپ ناشتہ نہیں کر رہے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہمم! جی،،،.جی اماں، کچھ کہہ رہی تھیں آپ؟"

اچانک خیالات کو جھٹکتے ہوئے بانو بیگم کی طرف دیکھتے بولے۔

"کیا ہوا ہے بیٹا؟"

"کچھ،، کچھ نہیں اماں، بس ایسے ہی۔۔"

زیشان شاہ نے بات ٹالنی چاہی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

بانو بیگم نے بھی دوبارہ پوچھنا مناسب نہ سمجھا اور بعد پر ٹال کر سر ہلا دیا۔

ناشتے کے بعد احتشام، زیشان اور حسان آفس کے لیے نکل گئے، اور حیدر صاحب کسی دوست کے ہاں کام سے چلے گئے تھے۔

جبکہ رُخسانہ اور زینب بیگم کچن میں کام دیکھنے چلی گئیں،اور مریم، جو ماں بننے والی تھیں اور کچھ دن کے لیے اسی پورشن میں رُکی ہوئی تھیں،

بانو بیگم کے پاس آبیٹھیں جو باہر لان میں بیٹھیں کچھ سوچ رہی تھیں۔

انہیں کل سے ثانیہ بہت خاموش لگ رہی تھی،ایک عجیب سی خاموشی___

"ارے ثانیہ بیٹا، کب سے بچی رو رہی ہے؟ آپ دیکھ نہیں رہیں؟ بیٹا، بھوک لگی ہوگی بچی کو، دیکھیں، اٹھائیں اسے۔"

بانو بیگم نے اندر آتے ہوئے کہا اور بچی کو گود میں لے کر پیار کرنے لگیں۔

بانو بیگم ثانیہ کے پاس ہی آرہی تھیں کہ انہیں بچی کے زور زور سے رونے کی آواز آئی، تو وہ تیزی سے قدم بڑھانے لگیں۔

مگر پاس ہی بیڈ پر ثانیہ کو دیکھ کر حیران ہو گئیں کہ وہ پاس ہی بیٹھی تھیں، مگر بچی کو چپ تک نہیں کروا رہی تھیں۔

پھر بڑھ کر خود روتی ہوئی بچی کو سینے سے لگالیا، مگر اس کا رونا اور بڑھ چکا تھا۔

"!!!آ۔۔ارے میرا بچہ، میری شہزادی، پری، چپ ہو جا، دادی کی جان"

بانو بیگم اسے گود میں تھپک کر چپ کروانے لگیں۔

پھینک دیں اسے! کہیں لے جا کر، رو رو کر شور مچایا ہوا ہے! میری زندگی میں عذاب بن کر "

"!آئی ہے یہ! لے جائیں اسے یہاں سے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ثانیہ کانوں پر ہاتھ رکھ کر ہزیانی سی ہو کر چیخنے لگیں۔

بانو بیگم نے حیران ہو کر ثانیہ کی طرف دیکھا، جن کے چہرے پر ایک عجیب سا غصّہ اور بے زاری تھی۔

ثانیہ، یہ تم کیا کہہ رہی ہو بیٹا؟ یہ تمہاری اپنی بچی ہے! اللہ کی رحمت ہے، کیسے ایسی بات کر "

"سکتی ہو؟

بانو بیگم نے پریشانی سے کہا، مگر ثانیہ کے لبوں پر اب صرف قفل تھا جیسے انہیں کسی بات کا احساس تک نہ ہو۔

"بیٹا، تم ٹھیک تو ہو نا؟"

بانو بیگم نے ثانیہ کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ جھٹکے سے پیچھے ہٹ گئیں۔

"! میں ٹھیک ہوں خالہ، پلیز! مجھے تنہا چھوڑ دیں"

ثانیہ نے اکتاتے ہوئے کہا اور اپنے بستر پر لیٹ کر چہرہ دوسری طرف کر لیا۔

بانو بیگم نے افسوس سے ثانیہ کو دیکھا اور پھر بچی کو گود میں لے کر باہر آ گئیں۔

شام کو آفس سے لوٹنے پر زیشان شاہ جیسے ہی گھر پہنچے، تو سیدھا اپنے کمرے کی طرف بڑھے۔

اندر داخل ہوئے تو ثانیہ بستر پر خاموشی سے بیٹھی ہوئی تھیں، چہرہ سپاٹ اور آنکھیں خالی۔

"ثانیہ۔۔؟"

زیشان شاہ نے آہستہ سے پکارا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ثانیہ نے ان کی طرف دیکھا مگر کچھ بولی نہیں۔

"تم ٹھیک ہو؟"

جواب ندارد۔

"ثانیہ، میں تم سے بات کر رہا ہوں!"

زیشان شاہ نے قریب آتے ہوئے پھر پوچھا۔

"جی، ٹھیک ہوں میں، ابھی پاگل نہیں ہوئی ہوں۔"

ثانیہ نے مدھم آواز میں کہا۔

پھر بچی کے رونے پر تم نے ایسا کیوں کہا؟اماں بہت پریشان ہیں، میں خود حیران ہوں کہ تم اتنی بدلی بدلی کیوں لگ رہی ہو؟ کیا کوئی بات ہے؟ مجھ سے کہو، میاں بیوی سے پہلے ہم ایک اچھے دوست ہیں یہ مت بھولو، شاباش! بتاؤ کیا بات ہے؟؟"

زیشان شاہ نے نرمی سے کہا۔

"آپ کچھ نہیں سمجھیں گے۔۔بس مجھ سے دور رہیں، مجھے اکیلا چھوڑ دیں۔۔"

ثانیہ نے گہری سانس لیتے، آنکھیں بند کیں،اور پھر آہستہ سے بولیں۔

زیشان شاہ کی مٹھیاں بھینچ گئیں۔وہ اپنی بیوی کی اس کیفیت سے بے حد پریشان تھے، مگر ثانیہ انہیں قریب آنے ہی نہیں دے رہی تھیں۔سب سے بس ایک ہی رٹ لگائی ہوئی تھی کہ انہیں اکیلا چھوڑ دیا جائے۔

"ثانیہ، میں تمھیں یوں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا! تم میری بیوی ہو، تمہاری تکلیف میری تکلیف ہے!"

زیشان شاہ نے مضبوط لہجے میں کہا۔

Clubb of Quality Content!

مگر ثانیہ نے کوئی جواب نہیں دیا، بس خالی نظروں سے چھت کی طرف دیکھتی رہیں۔ زیشان شاہ بے بسی سے انہیں دیکھتے رہے، مگر آج پہلی بار انہیں لگا جیسے وہ اپنی ہی بیوی کے دل تک پہنچنے میں ناکام ٹھہرے تھے۔

”وؤو،، آآآآہہہ،،، ااااوےےے،،، !!!“ بچی بری طرح سے رو رہی تھی۔ پورے کمرے میں اس کی آواز گونج رہی تھی پر اس بد قسمتی کہ ماں سامنے بیٹھی اس کی چیخ و پکار سے بہری بنی بیٹھی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

”نہیں نہیں !!! نہیں رو نہیں رووو !!! چپ ہو جاؤ !!!!“ چیختی وہ ایکدم اٹھ بیٹھی تھیں، پسینے میں شرابور ہوتی گہری گہری سانس لیتی وہ کسی چھوٹے بچے کی طرح سہمی ہوئی تھیں۔ دوپٹہ اٹھاتے چہرے سے پسینہ پوچھا اور سائیڈ ٹیبل پر رکھے جگ سے گلاس میں پانی ڈالتے، گلاس منہ سے لگاتے ایک ہی سانس میں وہ پورا گلاس پی گئی تھیں۔

کال اٹھاؤ یار!! پک دی ڈیم کال!!!" وہ تیزی سے بھاگتا چلا جارہا تھا، آہستہ آہستہ اس کی" رفتار بڑھتی چلی جارہی تھی، اس کے قدموں کے ساتھ ساتھ اور بھی کئی قدموں کی آہٹیں فضا میں گونجتی محسوس ہورہی تھیں، کچھ لوگ تھے جو اس کے تعاقب میں اسی کی رفتار سے بھاگتے اسے اپنے شکنجے میں لینے کے درپہ تھے۔اس نے رفتار کی حد بڑھائی تھی، چہرے پر ٹھنڈی ٹھار ہوا کے جھونکے لگ رہے تھے پر اس کے باوجود اسے اپنے چہرے پر آگ دہکتی محسوس ہوئی تھی، رفتار کی حد اس قدر تھی کہ اس کے قدموں کو دیکھا نہیں جاسکتا تھا۔ سیاہ اندھیرے میں صرف اس کی سانسوں کی آواز سنائی دے رہی تھی، جو فضا کو اور پراسرار بنا رہی تھی۔ارد گرد سے بہرہ بنا وہ مسلسل کسی سے کونٹیکٹ کی کوشش میں تھا۔

بلاشبہ وہ ایک بہترین اور بہادر ایجنٹ تھا، لیکن اس وقت اس کے چہرے پر پھیلی پریشانی کسی خطرناک تباہی کا اندیہ دے رہی تھی۔

تناہوا چہرہ، پھولا ہوا سانس، سرد موسم میں بھی پسینے سے تر ہوتا وجود، کسی سنگین تباہی کا پیش خیمہ تھا۔

اس نے دو سے تین بار پیچھے مڑ کر دیکھا تھا پر رکا وہ ایک لمحے کے لیے بھی نہیں تھا، وہ کوئی بے وقوف عام سا مرد نہیں تھا جو جوش میں آ جاتا، وہ ایک عقلمند، ہوشیار ایجنٹ تھا جسے ہر حال اپنے آپ کو ان کے سامنے آنے سے بچانا تھا، اس کی شناخت کا ان کے سامنے کھلنا ان کے لیے بہت بڑا مسلہ بن سکتا تھا اور وہ یہ رسک کسی قیمت نہیں لے سکتا تھا، بھاگتے بھاگتے وہ ایک سنسان اندھیری گلی سے نکلتا دوسری گلی میں مڑا اور ھر ایک چوراہے کو پار کر وہ ایک کچی آبادی میں آ نکلا تھا، جہاں زیادہ تر چھوٹی چھوٹی جھگیاں بنی ہوئی تھی اور کچھ کچے مکان تھے۔ لیکن اس وقت ہر طرف صرف اندھیرے کا راج تھا، اسے اندھیرے میں کچھ صحیح سے نظر نہیں آ رہا تھا، لیکن اپنے کہیں قریب سے اسے گوشت کی بو محسوس ہوئی، گوشت اور خون کی بدبو، جس سے ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ قریب ہی کوئی گوشت کی دکان ہو۔ گوشت اور خون کی بدبو سے اسے ابکائی آئی تھی لیکن اپنی آواز کا گلا گھونٹتا وہ خاموشی سے ایک پتھر کے ٹیلے کے ساتھ ٹیک لگا گیا۔ زبردستی ابکائی کو روکنے کی وجہ سے اس کا سانس اٹکا تھا اور آنکھیں سرخ ہوتی باہر آنے کو ہوئی تھیں، وہ ماہر تھا ان سب حالات سے نکلنے میں لیکن گوشت کی بدبو اس کے حواس پر چڑتی اسے بے حال کر رہی تھی، وہ جگہ اسے کوئی قصاب خانہ محسوس ہوئی جیسے

وہ قصابوں کی بستی میں آگیا ہو جہاں ہر طرف صرف گوشت اور خون کی بدبو پھیلی ہوئی تھی۔

پتھریلے ٹیلے سے ٹیک لگاتے اس نے اپنی ناک پر رومال رکھا تھا، اپنے تعاقب میں آتے قدموں کی آہٹ اسے اب سنائی نہیں دے رہی تھی، اچانک پر طرف خاموشی چھاگئی تھی۔
اس نے انھیں بند کرتے اپنا سانس بحال کرنا چاہا کہ یکدم اس کے موبائل کی بیل بج اٹھی جسے ایک لمحے کی بھی دیری کیے بنا وہ خاموش کراتے کان سے لگا گیا۔
شاید وہ لوگ پیچھے کہیں رہ گئے تھے ورنہ فون کی آواز سے اس تک پہنچ جاتے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

غا،،غاز،،ی۔۔غازی۔۔"آہستہ بہت آہستہ آواز میں اس نے اس کا نام لیا۔"

تم ٹھیک ہو؟؟ تمہاری آواز کو کیا ہوا ہے؟؟ کہاں"

"ہو؟؟

"مجھے نہیں پتہ کہ یہ کون سی لوکیشن ہے، میں لوکیشن سینڈ کر رہا ہوں، تم یہاں پہنچو یا کسی کو بھیجو، میں اس وقت یہاں سے اس طرح نہیں نکل سکتا، اگر ان لوگوں نے مجھے یہاں دیکھ لیا تو وہ پہچان جائے گے، ان کے سامنے ساری اصلیت کھل جائے گی، سب ختم ہو جائے گا۔۔"

"تم وہاں کر کیا رہے تھے اس وقت بنا کسی کو بتائے، یہ کون سا طریقہ ہے، بنا کسی بیک اپ کے تم وہاں گئے کیسے۔۔!!!"

"ابھی میرا دماغ خراب نہ کرو اور پہنچو ادھر۔۔" اسے یہ بدبو شدید ناگوار گزر رہی تھی اور پھر اس پر مقابل کی باتیں۔

"اوکے اوکے!!" غازی نے کہتے اپنا فون رکھا۔

جاری ہے!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP: